REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۱ — شمارہ ۱۰

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک :-
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان-۱۴۳۵۱۶

۲۹ شعبان ۱۴۱۲ ہجری — ۵ امان ۱۳۷۱ ہش — ۵ مارچ ۱۹۹۲ ع

اخبارِ احمدیہ

● بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر و نگہبان رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

● مورخہ ۲۰ فروری ۹۲ء کو بذریعہ فیکس حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں لندن سے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نے جو رپورٹ دی ہے وہ اس طرح ہے کہ:-

"حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ادویات سے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں داخل ہیں اور علاج شروع ہو چکا ہے عمومی حالت میں قابلِ فکر امور، کمزوری اور ہلکی یرقان کی علامت

(باقی ص۱۵ پر)

روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ

ترجمہ:- تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۚ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ:- اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:-

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ. وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ.

(بخاری)

ترجمہ:- روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ اوّل جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ دوم جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوش تر ہے۔ روزے ڈھال ہیں۔ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ نہ تو وہ فحش کلام کرے اور نہ ہی جہالت کی بات کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا اس سے لڑے تو کہے میں روزہ دار ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے ہی ہیں جو ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ ..... کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے۔

روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔"

(از لیکچر لا الٰہ الّا اللہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیائے نو کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے

لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں یہی لوائے اسلام ہے جو آئندہ تمام عالم پر لہرائے گا

اے بھارت کی (احمدیہ) جماعتو آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے سارے بھارت کو اسلام کے پُر امن پیغام سے بھر دو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب بر موقع صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۹۱ء

درج ذیل تاریخی خطاب عبدالماجد طاہر صاحب نے مرتب کر کے بلا [illegible] بغیر لندن بھجوایا ہے۔ جسے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سب حاضرین جلسہ کو اور ان سب کو بھی جو اس سعید بخت جلسہ میں شمولیت سے محروم رہے ہیں۔ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کی زبان میں "مبارک سو مبارک" پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ تاریخی جلسہ کئی لحاظ سے منفرد ہے اور یکتا ہے۔ ایسا جلسہ ایک ہی دفعہ آنا تھا اور ایک ہی دفعہ آیا ہے اور یہ ماحول، یہ جلسے کے ساتھ وابستہ خاص تقدیریں (یہ) جلسے کا ماحول ہے اور اس جلسے کے ساتھ وابستہ تقدیریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس نے آج ہمیں اس میں شمولیت کی سعادت بخشی ہے۔

آج سے سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کا آغاز فرماتے ہوئے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء سے پہلے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ کچھ مخلصین اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان تشریف لائے بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی تازہ تصنیف (جو اس زمانے میں تازہ اسی غرض سے لکھی گئی تھی) "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کی کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست اس رسالہ کو شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر دوست سے مصافحہ فرمایا یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تاریخی اجتماع اور پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں صرف ۷۵ احباب شریک ہوئے۔ یہ کارروائی کی رپورٹ الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء سے لی گئی ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جماعت میں ابھی چندوں کا نظام جاری و ساری اور مستحکم نہیں ہوا تھا۔ اس زمانے میں ہر قسم کے اخراجات کے لئے منتظمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے اپنے خرچ کے اندازے پیش کر کے حضور ہی کی طرف دست طلب بڑھاتے تھے اور خدا تعالیٰ مختلف ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو رقوم بھجوایا کرتا تھا۔ آپ ان رقوم سے جن کا کوئی الگ حساب نہیں رکھا جاتا تھا حسب موقع خرچ کے لئے منتظمین کو رقم عطا فرمایا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی اسی طرح اخراجات ہوتے رہے۔ اس سلسلے میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی ایک روایت سننے کے لائق ہے۔ تاکہ آج کی جماعتوں کو اندازہ ہو کہ یہ کتنا چھوٹا سا آغاز تھا جو آج ایسا عظیم الشان مقام اور مرتبے تک پہنچ چکا ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔"

چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زیور میر ناصر نواب صاحب لے گئے اور اسے فروخت کر کے جو رقم ہاتھ آئی اس سے مہمانوں کے سالن کا انتظام کیا گیا۔"

روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ زیور فروخت کیا گیا تھا یا رہن رکھا گیا تھا۔ دونوں میں سے ایک واقعہ پیش آیا۔

"دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا۔"

یعنی مومن کا کام ہے کہ جس حد تک اسے استطاعت ہو جس حد تک توفیق ہو وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے۔ پس جو ہمیں توفیق تھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تابع ہم نے وہ سب کچھ کر دیا۔

"اب ہمیں ضرورت نہیں جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے۔ اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں مہمانوں کے صرف کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ آپ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی ...... کہ جیسا کہ ایک دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا۔ اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۴۴، ۴۵ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۲۷۶ تا ۲۷۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ابتدائی زمانے کا ذکر کرتے ہوئے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِی
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِی

کہ دیکھو ایک وہ وقت تھا کہ میرا گزارہ دسترخوان سے بچے ہوئے ٹکڑوں پر تھا مجھے اپنے گھر میں کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی اور مجھے دسترخوان کے بچے ہوئے

کھانوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، جو کچھ بچ رہتا تھا وہی خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کھا لیتا تھا۔ وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي اب دیکھو! میں بڑے بڑے خاندانوں کا کھلانے والا بن گیا ہوں۔ اور کیسا میرا دنیا میں لنگر جاری ہوا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی لنگر کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعود نے قائم کی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آجائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا۔ بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔ ایک انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمن میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک شام میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا، ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا غرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا"

(سیر روحانی۔ جلد سوم صفحہ ۱۲۶ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سال کے بعد جن ملکوں میں لنگروں کے جاری ہونے کی خبر دی تھی وہ آج ایک سو سال ہونے سے قبل ہی اکثر ملکوں میں پوری ہو چکی ہے۔

وہ آخری جلسہ سالانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں منعقد ہوا۔ اور جس میں ایک بڑا لنگر جاری ہوا۔ آج افریقہ کے مختلف ممالک میں کئی ہر جلسہ سالانہ پر اُس سے کئی گنا بڑے لنگر جاری ہوتے ہیں۔ غانا میں بھی وہ لنگر جاری ہوتے ہیں نائیجیریا میں بھی ہوتے ہیں۔ سیرالیون میں بھی ہوتے ہیں اور گیمبیا میں بھی ہوتے ہیں، اسی طرح یورپ کے مختلف ممالک میں بھی اُس سے بہت بڑے بڑے لنگر خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہوتے ہیں اور نہایت عمدگی اور حسن انتظام کے ساتھ جاری رکھے جاتے ہیں جرمنی میں بھی بہت ہی عظیم الشان لنگر مسیح موعودؑ کا جاری ہو چکا ہے اور UNITED KINGDOM میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بہت شاندار لنگر جاری ہو چکا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی یہ لنگر جاری ہو چکا ہے۔ قادیان میں تو جاری ہی ہے ربوہ میں بھی آج تک یہ لنگر سارا سال اپنے فیض کے لحاظ سے جاری رہتا ہے گو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اس لنگر کے جاری کرنے پر قدغن لگا دی گئی ہے۔ مگر فیض کے لنگر دنیا میں کون بند کر سکتا ہے۔ ایک لنگر حکومت پاکستان نے بند کرنے کی کوشش کی تو ایک سو چھبیس (۱۲۶) ممالک میں مسیح موعودؑ کے لنگر جاری ہو گئے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زیور میر ناصر نواب صاحب بیچنے گئے اور اُسے فروخت کر کے جو رقم ہاتھ آئی اُس سے مہمانوں کے سالن کا انتظام کیا گیا

ایک وہ وقت تھا کہ لنگر کے اخراجات کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی زوجہ مطہرہ کے زیور بیچنے پڑے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن زیوروں ہی کی برکت ہے جو آج ساری دنیا کے لنگروں کے بے شمار اخراجات کی صورت میں ہمیں سال بہ سال عطا ہوتی چلی جاری ہے، اور ہمیشہ ہوتی چلی جائے گی صرف ایک انگلستان کے سالانہ جلسے پر ہی آج ایک کروڑ روپے سے زائد خرچ کیا جا رہا ہے اور اسی طرح دنیا کے بڑے بڑے دیگر ممالک میں بھی کروڑ ہا روپے جلسہ سالانہ پر اس طرح خرچ کئے جاتے ہیں کہ خرچ کرنے والوں کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ رقم کیسے آئی، کس طرح اکٹھی کی گئی، از خود بہتے ہوئے دریا کی صورت میں یہ روپے پہنچ رہے ہیں، مگر ان دریاؤں کو جاری کرنے والا وہی رازق خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کو جاری فرمایا اور آپ سے یہ وعدہ فرمایا کہ اے دستر خوان کے ٹکڑوں پر پلنے والے انسان! تو نے ہماری خاطر ہر مشقت برداشت کی ہم تیرے فیض کے لنگر تمام دنیا میں جاری کر دیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مالی قربانی کا نظام جاری فرمایا ہے اُس کا عام لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ کس طرح بے انتہاء مالی قربانی جماعت احمدیہ کی طرف سے مسلسل کل عالم میں پیش کی جا رہی ہے۔ گورے اور کالے اور مشرق اور مغرب میں کوئی تمیز نہیں رہی۔ اب ہر جگہ مالی قربانی میں پیش پیش ہیں اور غریب بھی مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔ کچھ وہ رقوم ہیں جو چندوں کی صورت میں جلسہ سالانہ پر خرچ کی جاتی ہیں، کچھ وہ رقوم ہیں جو دور دور سے تکلیف اٹھا کر اور بہت اخراجات کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے لوگ صرف کرتے ہیں، اور اُن کا کوئی حساب نہیں [illegible] ہم آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتھ شرکت کی [illegible] اس کی تیاری کا خرچ [illegible] اکثر کو معلوم نہیں [illegible] اندازہ نہیں تقریباً ایک سال سے یہ اندازہ لگا کر خدا تعالیٰ کی انگلی اب مرکز قادیان

میں جلسہ منعقد کرنے کی طرف اشارے فرما رہی ہے اور خدا کی تقدیر یہ دکھا رہی ہے کہ مجھے بھی انشاء اللہ اُس جلسے میں شرکت کی توفیق ملے گی۔ جب میں نے حالات کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ یہاں رہائش کی جگہیں اتنی تھوڑی ہیں اور اتنی معمولی رہ گئی ہیں اور ایک لمبے عرصے سے عدم توجہ کی وجہ سے جو مکانیت ہمارے قبضے میں تھی وہ بھی ایک ایسے حال کو پہنچ چکی ہے کہ اعلیٰ معیار تو درکنار معمولی معیار کے انسان کے لئے بھی اس میں زندگی بسر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ پس اس علم کے بعد اس تکلیف دہ احساس کے بعد، بڑی تیزی کے ساتھ قادیان میں مکانیت کی حالت بہتر بنانے کا کام شروع کیا گیا اور بعض مزید مہمان خانے تعمیر کروائے گئے۔ اس تیاری پر اڑھائی کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک لمبے عرصے سے ویسے ہی قادیان کی بہبود پر جو خرچ کیا جا رہا ہے وہ بھی وہ خرچ ہے جو آج آپ کے کام آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں جو یورپ اور امریکہ اور دیگر مغربی ممالک سے آنے والے مہمان کے اخراجات کا میں نے جو محفوظ اندازہ کیا ہے اسی طرح پاکستان سے آنے والے یا مشرق بعید سے آنے والے ان کو شامل کریں، تو زائرین نے اپنی جیبوں سے اس سفر کے لئے دس کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے۔

تو کہاں یہ کہ ۷۰ مہمانوں کے شام کے کھانے کے لئے سالن نہیں ہوتا تھا، کہاں یہ کہ آج دنیا بھر سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائی، آپ کی اُس مقدس سرزمین کی زیارت کے لئے اس شوق اور ولولے سے حاضر ہو رہے ہیں کہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا دیئے اور اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ جو شامل نہیں ہو سکے وہ روتے ہیں وہ بے انتہا دکھ اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آنے سے پہلے مجھے بہتوں کے خط ملے۔ انہوں نے بھی روتے ہوئے خط لکھے۔ مجھے بھی بہت رونا آیا کہتے تھے کاش ہماری غربت حائل نہ ہوتی۔ کاش ہم بھی اس تاریخی جلسے میں شرکت کی سعادت پا جاتے۔ خوش نصیب ہیں وہ بھائی جن کو خدا نے پر پرواز بخشے۔ میں آپ سے یہ التجا کروں گا کہ اپنے ان پیار سے بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو کچھ یہ دیکھیں ان کی آنکھوں سے بھی دیکھیں۔ ان کے لئے بھی دلوں میں تڑپ محسوس کریں۔ ان کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں تاکہ آج اس عظیم مبارک جلسے کی سعادت سے دنیا بھر کا کوئی احمدی محروم نہ رہے۔ اب میں آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں اس مبارک جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض و غایت بتاتا ہوں تاکہ محض جذباتی لذت آپ کا مقصود نظر نہ ہو۔ محض چند گھنٹوں یا چند دنوں کی خاص کیفیات کا حصول اور جذبات کا تموج آپ کے آنے کا مقصد نہ رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن دعاؤں اور امنگوں اور تمناؤں اور توقعات کے ساتھ اس عظیم جلسے کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ جس طرح چاہتے تھے کہ شریک ہونے والے شرکت فرمائیں، اس طرح آپ کو شرکت کرنی چاہیئے اور ان سب برکتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو برکتیں اس جلسے کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر تھیں۔ حضور فرماتے ہیں :-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو" (یعنی موت کا ویسا ڈر نہ رہے جیسے دنیا داروں کو ڈر ہوا کرتا ہے بلکہ کچھ حرص بھی موت کے ساتھ وابستہ ہو جائے، کچھ اگلی دنیا کی دید کی خواہش بھی اس میں شامل ہو جائے اور موت کے لمحات مکروہ نظر نہ آئیں) ......

لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا [illegible] یہ توفیق حاصل نہ ہو تب بھی کبھی ضرور [illegible]

ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔"

(یہ جو حصہ ہے یہ بطور خاص بڑی شان کے ساتھ اس جلسہ سالانہ پر صادق آرہا ہے ہندوستان کی جماعتوں میں سے خصوصیت کے ساتھ اس کثرت سے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں کہ میں نے ایک ایک جماعت کا جائزہ لے کر یہ معلوم کیا کہ آغاز احمدیت سے لے کر آج تک اُن علاقوں سے کبھی اتنی تعداد میں لوگ یہاں تشریف نہیں لائے تھے اور جب اُن سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا قادیان کی زیارت کا شوق تو تھا ہی، لیکن اُس صورت میں کہ خلیفہ وقت وہاں موجود ہو۔ اللہ نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا اور غربت کے باوجود، تنگی ترشی کے باوجود جس حد تک بن سکا ہم نے یہاں پہنچنے کی کوشش کی۔ ایک جماعت کے دوستوں سے جب میں نے پوچھا کہ کتنے تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کیا پوچھتے ہیں گھروں کو تالے پڑ چکے ہیں پیچھے کوئی نہیں رہا۔ اور اسی طرح دور دور کی جماعتوں سے تین دن اور تین راتوں کی سخت تکلیف دہ مسافت کا سفر اختیار کرتے ہوئے بہت کثرت سے ہجوم در ہجوم عورتیں اور بچے اور مرد یہاں شامل ہوئے ہیں اور اس پہلو سے بھی یہ جلسہ ایک تاریخی جلسہ بن چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے منشاءِ مبارک کے عین مطابق ہے۔ فرمایا کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی)

"اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آیندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اُس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ۲۷ر دسمبر اور ۲۸ر دسمبر اور ۲۹ر دسمبر یہ تین دن جلسہ سالانہ کے مقرر فرمائے تھے پھر یہ کیوں تبدیل ہوئے اور ۲۶ر کو کیوں یہ جلسہ شروع کیا گیا اور علم کے باوجود کیوں ۲۶ ہی کو رکھا گیا۔ جب جلسے کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ر مقرر ہوئیں تو چونکہ مجھے بچپن سے قادیان میں انہی تاریخوں میں جلسے کے منعقد ہونے کی یاد تھی۔ اس لئے مجھے تعجب نہیں ہوا۔ لیکن جلسے کی تیاری کے دوران جب پہلے جلسے کی روئیداد کا مطالعہ کیا تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از خود اپنی طرف سے ۲۷ تاریخ کو جلسے کا آغاز تجویز فرمایا تھا۔ اُسی وقت قادیان سے رابطہ کیا گیا اور اُس کے علاوہ ربوہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں تمام جلسوں کی تاریخوں کا مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ہی میں آپ کی اجازت سے ان تاریخوں میں تبدیلی کی گئی، ایک سے زائد بار تبدیلی کی گئی۔ اور ۲۶-۲۷-۲۸ کی تاریخوں کا تقرر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دورِ حیات ہی میں ہو چکا تھا اور بعد میں جب خلافت ثانیہ کے زمانہ میں جیسا کہ مجھے یاد تھا ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخیں مقرر کی گئیں تو یہ منشاء مبارک کے خلاف نہیں تھا بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اس میں شامل تھی۔ یہ علم ہونے کے بعد پھر میں نے قادیان کی انتظامیہ کو اجازت دی کہ اگر اُن کے لئے ستائیس کو شروع کرنا مشکل ہے تو بے شک چھبیس ہی کی تاریخ رکھیں۔ لیکن ستائیس تاریخ میں ایک اور بات یہ تھی کہ پہلا جلسہ بہرحال ستائیس کو شروع ہوا تھا اور پورے سو سال ستائیس کو ہی گذرنے تھے اور پہلے جلسے کی پہلی تاریخ کا اعادہ ستائیس ہی کو ہونا تھا پھر وہ مبارک دن جمعہ کا دن بھی ہے۔ لیکن جلسے کی

ایک لنگر حکومت پاکستان نے بند کرنے کی کوشش کی تو ایک سو چھبیس ۱۲۶ ممالک میں مسیح موعودؑ کے لنگر جاری ہو گئے۔

انتظامیہ نے افسوس کیا کہ اس سلسلے میں اب اگر تبدیلی کی گئی تو بہت سی دقتیں پیش آئیں گی اس لئے میں نے اس معاملے پر زیادہ زور نہیں دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اُس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔" (روحانی خزائن (آسمانی فیصلہ) جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

(پس اس جلسے کی دعاؤں میں اپنے مرحوم بھائیوں، ساتھیوں اور بہنوں اور بچوں کو بھی یاد رکھیں جو گذشتہ سال اور اس سال کے جلسوں کے دوران وفات پا گئے ہیں)

پھر فرماتے ہیں:-

"اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔" (روحانی خزائن (آسمانی فیصلہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

پھر "شہادۃ القرآن" میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اوّل یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(روحانی خزائن (شہادۃ القرآن) جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان جلسوں کا آغاز فرمایا تو مخالف بھی حرکت میں آئے اور مخالفت پر کمر باندھی اور بڑا جوش دکھایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکتا۔ یہ نظیر نہایت تشفی بخش ہے کہ سال گذشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب کا طیار نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جدوجہد اور جانکنی کے ساتھ اس عاجز کے کافر ٹھہرانے کے لئے توجہ فرمائی تھی صرف ۷۵ احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان میں تشریف لائے تھے۔ مگر اب جبکہ فتویٰ طیار ہو گیا اور بٹالوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ بصد مشقت ہر یک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کوفتہ ہو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہریں ثبت کرائیں اور وہ اور ان کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مدعی ہوئے کہ گویا اب انہوں نے اس الٰہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں۔ تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس احباب شامل جلسہ ہوئے۔ اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی۔ اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان نہیں کہ بٹالوی صاحب اور ان کے ہم خیال علماء کی کوششوں کا اُلٹا نتیجہ

نکلا اور وہ سب کوششیں برباد گئیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہیں کہ میاں بٹالوی کے پنجاب اور ہندوستان میں پھرتے پھرتے پاؤں بھی گھس گئے لیکن انجام کار خدا تعالیٰ نے اُن کو دکھلا دیا کہ کیسے اُس کے ارادے انسان کے ارادوں پر غالب آجاتے ہیں۔"

(روحانی خزائن (آئینہ کمالات اسلام جلد ۵ صفحہ ۶۲۹ ، ۶۳۰)

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ ایک روایت سنی جو غالباً کسی تقریر کے دوران آپ نے بیان فرمائی کہ قادیان سے ایک صاحب کو بٹالے ڈاک لینے کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔ جب گاڑی آتی تھی تو وہ وہاں سے ڈاک لے کر واپس آیا کرتے تھے یا کوئی ضروری پیغام آئے ہوئے ہوں یا مہمان آئے ہوں تو ان کی رہنمائی کرتے تھے وہ یہ دیکھا کرتے تھے کہ ہر روز جب گاڑی کے پہنچنے کا وقت آتا تھا تو مولوی محمد حسین صاحب بھی لوگوں کو بہکانے کے لئے اور قادیان جانے سے روکنے کے لئے وہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ان صاحب کو بھی مولوی صاحب نے پکڑ لیا۔ وہ سمجھے کہ یہ مسافر ہے اور انہوں نے کہا کہ میاں قادیان نہ جاؤ۔ اس نے کہا مولوی صاحب! میں بھی یہاں آتا ہوں۔ آپ بھی یہاں آتے ہیں۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ آپ کی جوتیاں گھس گئیں لوگوں کو روکتے روکتے اور لوگوں کی جوتیاں گھس گئیں مسیح موعودؑ تک پہنچتے پہنچتے۔

قادیان آتے ہوئے مجھے یہ خیال آیا کہ بٹالہ پاس ہی ہے۔ دور دور سے زمین کے کناروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائی یاتُونَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ دیاتیک مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء ربوہ) کا مظہر بنتے ہوئے جوق در جوق کھچے چلے آرہے ہیں۔ ہم بٹالے میں مولوی محمد حسین صاحب کا حال معلوم کریں کہ ان کا نام و نشان وہاں آج بھی کہیں ہے کہ نہیں جنہوں نے قادیان کا نام و نشان مٹانے کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی آج ان کا نام لیوا کوئی بٹالہ میں موجود ہے کہ نہیں؟ چنانچہ اس غرض کے لئے میں نے عزیزم ہادی علی کو یہاں کے کچھ مقامی دوستوں کے ساتھ خاص طور پر بٹالے بھجوایا کہ سارے بٹالہ میں پھر کر ذاتی طور پر لوگوں سے ملیں، عوام سے بھی ملیں اور بڑے آدمیوں سے بھی ملیں اور یعنی طور پر سوال کریں کہ کیا آپ کسی صاحب کو جن کا نام مولوی محمد حسین بٹالوی تھا جانتے ہیں آپ نے کبھی ان کا نام سنا آپ کو کچھ واقفیت ہے کہ اُن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مخالفت کا کیا حال تھا اُن کا جماعت کے معاملے میں کیا رویہ تھا۔ اس قسم کے سوالات کر کے اُن سے پتہ کریں۔ سارا دن بٹالے پھرتے رہے لیکن کسی ایک شخص کو بھی خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو مولوی محمد حسین کے نام کا پتہ نہیں تھا اور ایک بھی نہیں تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہ آتا ہو۔ آخر جب زندوں میں یہ ان کا نام تلاش کرنے میں ناکام رہے اور مایوس ہو گئے تو ان کو خیال آیا کہ کیوں نہ مولوی محمد حسین صاحب کے قبرستان جا کر وہاں کتبے پر ان کا نام پڑھا جائے۔ چنانچہ جب قبرستان کی تلاش کی گئی تو اس قبرستان کا کوئی وجود کہیں دکھائی نہ دیا گویا وہ صفحہ ہستی سے مٹ چکا تھا۔ اس تلخ حقیقت کو جاننے کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت کا ایک عظیم نشان ہے یہ اُس دفتر پہنچے جہاں تمام قبرستانوں اور مساجد اور مندروں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے یعنی وقف کا دفتر اُس کے سربراہ سے ملے اور اُس سے انہوں نے پوچھا کہ ہمیں زندوں میں تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آیا، ہم اُس قبرستان کی تلاش میں ہیں جس میں مولوی صاحب دفن تھے انہوں نے اپنا سارا ریکارڈ دیکھا۔ انہوں نے کہا نہ وہ قبرستان آج صفحہ ہستی پر موجود ہے نہ ہمارے ریکارڈ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ کتنا عظیم الشان خدا تعالیٰ کی طرف سے عبرت کا نشان ہے۔ آج آپ جو دنیا بھر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائی اور صداقت کے گواہ بن کر یہاں پہنچے ہیں۔ آپ سب گواہ ہیں کہ مسیح موعود سچے تھے اور آپ کے مخالفین جھوٹے تھے۔ صرف دوسروں کی گواہی پر اکتفا نہیں کرتا۔ اب میں گواہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے کی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان کا نام ڈاکٹر شیخ محمد سعید صاحب ہے۔ وہ تقسیم ہند و پاکستان کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنا یہ بیان ریکارڈ کروایا۔

"اگر آج میں اپنے نانا محمد حسین بٹالوی کی زندگی کے تمام حالات بیان کروں تو یہ ایک عبرتناک واقعہ ہوگا اور خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے کو سچا کر دیا اور جھوٹے کو جھوٹا کر دیا۔"

دیکھیں! ایک وقت ایسا تھا کہ ابو جہل مکّہ میں دندناتا پھرتا تھا اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ناموں سے یاد کرتا اور آپؐ کی تحقیر کرتا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا جب اُس کا بیٹا عکرمہ خود اپنے باپ کی حرکتوں سے بیزار اور شرمندہ ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے توبہ کر کے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں داخل ہوا اور جتنی بار ابو جہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دشنام طرازی سے کام لیا تھا۔ اُس سے بہت زیادہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اپنی زندگی کے بقیہ دن کاٹ کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہوا۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے ویسا ہی ایک نشان پیدا فرما دیا۔ محمد حسین بٹالوی کے نواسے نے اپنے نانا کے جھوٹ پر مہر تصدیق ثبت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کی اور اُس کے آخری ایام مسیح موعود پر سلام اور درود بھیجتے ہوئے صرف ہوئے۔

جہاں تک جلسہ سالانہ کی حاضری کا تعلق ہے اب تو یہ معاملہ بہت بڑھ چکا ہے دس دس پندرہ پندرہ، بیس بیس، چالیس چالیس، پچاس پچاس ہزار کے سالانہ جلسے دنیا میں مختلف جگہ منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن بات اُس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے ایک ایک سال میں بعض ملکوں میں پچاسی ہزار سے زائد بیعتیں ہو رہی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال بعض ملکوں میں پورے جلسہ سالانہ کے سامان میسر آرہے ہیں اور یہ سلسلہ کسی اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں ایک رجحان ہے جو قائم ہو رہا ہے اور مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور جب بعض ممالک کے متعلق یہ اطلاعیں دوسرے ممالک کو پہنچتی ہیں تو وہ بھی جوش رشک سے اُن سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسابقت کی یہ دوڑ جاری ہو چکی ہے۔

"اے ہندوستان والو! سارے بھارت کے احمدیو! کیا اس عزت اور سعادت کو جو خدا نے تمہیں تھمائی تھی۔ دوسرے ملکوں کو تم اپنے سے چھین کر لے جانے کی اجازت دو گے۔ کیا تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ اور دنیا کے یہ دوسرے ممالک تبلیغ کے ذریعے احمدیت کا پیغام پھیلانے میں تم سے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو بہت ہی بڑی بدنصیبی ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانشین کو قادیان کی بستی میں مامور فرمایا اور ہندوستان کی سرزمین کو یہ اعزاز بخشا تھا چاہیئے کہ اس اعزاز کو ہمیشہ آپ زندہ رکھیں۔ ہمیشہ اپنائے رکھیں اور کسی دوسرے کو اجازت نہ دیں کہ اس اعزاز کا جھنڈا وہ آپ کے ہاتھوں سے چھین کر غانا میں گاڑ دے یا نائیجیریا میں گاڑ دے یا گیمبیا میں گاڑ دے یا جرمنی میں گاڑ دے یا امریکہ اور افریقہ یا مشرق کے دوسرے ممالک میں گاڑ دے۔ یہ آپ کی سعادت ہے اسے اپنے بازو اور سینے سے چمٹائے رکھیں۔ یہ وہ جھنڈا ہے جس کی خاطر جان بھی دینی پڑے تو جان دینی کوئی نقصان کا سودا نہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بار ایک سریہ پر اپنے ایک غلام کو جھنڈا تھمایا اور اُن کو اس جھنڈے سے ایسا پیار ہوا اُس کی ایسی عظمت اُن کے دل میں جاگزیں ہوئی کہ جب ایک وقت آیا کہ حملہ آور ان تک پہنچا اور ان کا وہ بازو کاٹ دیا جس میں انہوں نے جھنڈا پکڑا ہوا تھا تو انہوں نے دوسرے بازو میں اس کو تھام لیا پھر ایک اور ریلا آیا اور ایک حملہ آور نے اُن کا وہ بازو بھی کاٹ دیا اس جھنڈے کو انہوں نے دانتوں میں دبایا اور سینے کے ساتھ اپنے کٹے ہوئے بازوؤں میں لپیٹ لیا اور نہیں چھوڑا جب تک خدا تعالیٰ کے حضور وہ حاضر نہیں ہو گئے۔ پس وہ جھنڈا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کے ساتھ اپنے پیار سے غلام کو عطا کیا تھا۔ دیکھیں اُس کی اُن کے دل میں کیسی توقیر تھی، کیسی عظمت تھی، کیسا اس کا عشق اور کیسی محبت تھی۔

آج خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی غلامی کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔

> ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب کا تیار نہیں ہوا تھا صرف ۷۵ احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان تشریف لائے ..... مگر اب جبکہ فتویٰ طیار ہو گیا... اس سال جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس احباب شامل جلسہ ہوئے۔ (مسیح موعودؑ)

آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیائے نو کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔ آج لوائے احمدیت قادیان کی نشانی بن چکا ہے۔ لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں اور یہی لوائے اسلام ہے جو آئندہ تمام عالم پر لہرائے گا۔ اس کو کیوں آپ اپنے سینہ سے چمٹا کر نہیں رکھتے۔ کیوں اس سعادت کو دوسروں کو لے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس اے بھارت کی جماعتو! میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اٹھو! اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ۔ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ اگر آپ سارے بھارت کو اسلام کے پر امن پیغام کی رونق سے بھر دیں گے۔ اگر آپ تمام بھارت کو اسلام کے عالمگیر امن کے لواء کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جلسوں کی برکت سے بعض اور برکتیں بھی عطا فرمائی ہیں، جلسے کی کوکھ سے ایک نمائش کا نظام بھی پھوٹا ہے اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے نقشے مختلف رنگ میں کتابی صورتوں میں بھی اور تصویری زبان میں بھی اور صوتی زبان میں بھی ان نمائشوں میں پیش کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ نمائشیں جگہ جگہ بے حد مقبول ہو رہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں بھی پیغام حق پہنچانے کے لئے ان نمائشوں سے جس حد تک توفیق ملے استفادہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کو آپ محض تبلیغی لٹریچر دیتے ہیں وہ پوری طرح جماعت کی اہمیت کو لٹریچر سے نہیں سمجھ سکتے ان کو پتہ نہیں آپ کون ہیں ان میں سے لکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جنہوں نے احمدیت کا نام بھی نہیں سنا ہوگا یا سنا ہے تو سرسری طور پر ان کو احمدیت سے روشناسی کی خاطر ان نمائشوں میں لانا چاہیئے۔ جن جن ممالک میں ان نمائشوں سے استفادہ شروع ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی اچھا اثر ظاہر ہوا۔ وہاں سے خط آتے ہیں ہندوستان میں بھی وقتاً فوقتاً ہی ان نمائشوں سے بڑا فائدہ اٹھایا گیا ہے ان نمائشوں کو بہارت جلسہ سالانہ کو اب ایک مستقل حیثیت دے دینی چاہیئے۔ پچھلے دنوں (فلاں) علیہ ایک نمائش کا افتتاح ہوا۔ ڈائریکٹر آف انفارمیشن تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس نمائش کو دیکھنے کے بعد ان کے جو ریمارکس تھے وہ یہ ہیں کہ:-

"اس حیرت انگیز ترقی کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ آپ کی جماعت سو سال نہیں بلکہ پانچ سو سال پرانی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس تیز رفتاری سے جماعت اب دنیا بھر میں آگے بڑھ رہی ہے مجھے یقین ہے کہ آئندہ چند سالوں میں آنے والے یہ نہیں کہا کریں گے کہ سو سال نہیں بلکہ پانچ سو سال پرانی ہے وہ یہ کہا کریں گے کہ سو سال نہیں بلکہ ہزار سال پرانی ہے مگر میری نظر اس سے بھی پہلے پر ہے۔ میرے دل کی تمنا تو چودہ سو سال پہلے جانے کے لئے تڑپتی ہے۔ میرے دل کی خواہش یہ ہے کہ ہماری نمائشوں پر آنے والے بے اختیار یہ گواہی دیں کہ خدا کی قسم یہ جماعت آج یا کل یا سو سال کی جماعت نہیں، یہ چودہ سو سال پہلے کی وہ جماعت ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا تھا اور خود اپنے ہاتھوں سے اس کی نشوونما کی تھی۔ پس وہ گواہیاں ہیں جو آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی گواہی کی تصدیق کریں گی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب کہ تمام دنیا سے ایسی گواہیاں از خود دلوں سے اٹھنی شروع ہو جائیں گی۔ کہ یہ وہ جماعت ہے جو آخرین میں ظاہر ہوئی لیکن پہلوں سے مل گئی، اس کی تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے شروع ہوتی ہے اور آپ کے زمانے تک جاری رہے گی یعنی کبھی ختم نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ نے جو خلق خدمت کے کام کئے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی سرشت میں داخل ہے ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ مذہبی جماعتیں جو اللہ سے سچی محبت رکھتی ہیں، اللہ کی مخلوق سے بھی سچی محبت رکھتی ہیں۔ ایک، دوسرے کی صداقت کو جانچنے کا پیمانہ ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا کا عاشق ہوں۔ اور اپنے رب سے اور اس کے جاری کردہ مذہب سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔ لیکن خدا کی مخلوق سے نفرت کرتا ہوں یا خدا کے نام پر دوسروں کو ظلم کی تلقین کرتا ہوں۔ تو میرے نزدیک اس کا مذہب جھوٹا ہے۔ یا مذہب سچا تھا تو وہ خود جھوٹا ہے کیونکہ بارہا میں اس بات کا اظہار کر چکا ہوں کہ میری عقل میں یہ بات داخل ہی نہیں ہو سکتی کہ خالق سے تو محبت کی جائے اور مخلوق سے نفرت کی جائے یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی مصور سے تو پیار ہو لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں اور نقوش سے نفرت ہو۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کسی MUSICIAN سے کسی موسیقی کے ماہر سے تو پیار ہو لیکن اس کی موسیقی کی ہر تخلیق سے نفرت ہو۔ یہ ناممکن ہے، یہ عقل کے خلاف بات ہے پس جماعت احمدیہ اللہ سے اپنی محبت کے دعوے میں سچی ہے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں خدمت کے کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتی ہے خواہ کوئی خدمت کو قبول کرے اور سراہے یا نہ سراہے، اس سے قطع نظر ہماری نظر اپنے خالق و مالک پر رہتی ہے۔ ہم اس کی رضا کی خاطر اس کے بندوں کی تکلیفیں دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا کی خاطر جن کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں ان میں سے بعض جاہل اس کی سزا کے طور پر تکلیف دور کرنے والے کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ بدنصیبی سے یہاں ہندوستان کے ہمسایہ ملک میں ایسے واقعات ہوئے کہ احمدی ڈاکٹر اور احمدی طب کے طلباء نے بہت قیمتی وقت خرچ کر کے بہت محنت اٹھا کر اور جماعت سے بہت سی رقم ان کاموں کے لئے وصول کر کے طبی کیمپ لگائے۔ ایسے علاقوں میں خدمت کے لئے ماہرین پہنچے جہاں طبی سہولتیں میسر نہیں تھیں اور جب بعض بدنصیب مولویوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے حکومت میں جاکر رپٹیں لکھوائیں کہ یہ لوگ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں، ان کو روکو۔ چنانچہ ان میں سے کئی ڈاکٹر کئی دن جیلوں میں قید رہے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ محض للہ یہ کام کر رہے تھے۔ انہوں نے قطعاً پرواہ نہیں کی کہ جن کی خدمت کرتے ہیں ان کا کیا رد عمل ہے اور مجھے بھی جو خط لکھے، وہ شکایت کے رنگ میں نہیں بلکہ بڑے لطف کے اظہار کے طور پر لکھے۔ کہتے ہیں کہ ہم جیلوں میں بڑا ہی مزا اٹھا رہے تھے۔ اس وقت ہمارا ایمان سچا ثابت ہوا۔ اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ خدا کی خاطر کام کرنے کا مزا دنیا کی کوئی قوم چھین نہیں سکتی۔ جس کی خاطر ہم نے کام کیا وہ اس تکلیف سے اور بھی زیادہ راضی ہو گیا۔ پس بجائے اس کے کہ ہمیں ان نیک کاموں میں نامراد کر دیتے ہمارے نیک کاموں کی قبولیت کو انہوں نے اور بھی زیادہ بڑھا دیا۔ لیکن ایسے بدنصیب واقعات مختلف ملکوں کی تاریخ میں گاہے بگاہے ہوتے رہتے ہیں۔ اور کسی ایک ملک کی تاریخ کا حصہ نہیں۔ مخالفت ہمیشہ ترقی کے رد عمل کے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہے۔ یہ مخالفت پاکستان کی جماعتوں کی خدمت کی گواہ بن گئی ہے اس بات کی گواہ بن گئی ہے کہ پاکستان کی جماعت کی نشوونما سے غیر کو خطرہ محسوس ہو رہا ہے اگر ہندوستان یا دیگر ممالک میں اسی شان کے ساتھ جماعتیں آگے بڑھیں جیسا کہ اب بہت سی جگہ بڑھ رہی ہیں تو بعید نہیں کہ بعض دوسری جگہوں میں بھی اسی قسم کا تکلیف دہ رد عمل ظاہر ہو لیکن ضروری بھی نہیں کہ وہ ضرور ظاہر ہو۔ اس لئے ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو عقل عطا فرمائے۔ حلم عطا فرمائے۔ سعادت عطا فرمائے۔ جو ان کے لئے خیر لے کر حاضر ہوتے ہیں، اس خیر کا جواب وہ شر سے نہ دیں اور ہندوستان میں بھی جب جماعت احمدیہ کثرت سے پھیلنے لگے اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ایسا ضرور ہوگا تو ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ جن کی بھلائی کی خاطر ہم یہ کام کریں گے وہ اگر اس بھلائی کا شکر ادا نہ بھی کر سکیں تو ناشکری کی صورت میں اور تکلیف کی صورت میں اس کا اظہار نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو امن عطا فرمائے۔ آپ کو امن میں رکھے اور اس کی رحمت کا سایہ آپ پر دراز ہو۔ خدمت دین کے کاموں میں آگے بڑھیں خدمت دنیا کے کاموں میں بھی آگے بڑھیں۔ اور خدا کی رحمت کا سائبان اس سفر میں ہمیشہ آپ کے سر پر دراز رہے۔

ہندوستان میں، پچھلے دنوں بہار میں مذہبی فسادات ہوئے اور مسلمانوں کو بھی تکلیف پہنچی اور بعض ہندوؤں کو بھی تکلیف پہنچی۔ اس کے نتیجہ میں جماعت بہار کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا اور قادیان نے اس کی تائید

شبرا ہیرو مولوی محمد … جھوٹا ہو یا … ہمیشہ آتا رہے … خواہ وہ … تھا جیسے حضرت مسیح موعود کا … یہ حیرت ہے … ایک بھی نہیں … سارا وقت شبابے … کے نام کا پتہ نہیں تھا … حسین (شبابوی)

فرمائی کہ وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے مظلوموں کے لئے جو تباہ ہوئے گھروں کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔ تعمیر نو کے لئے کچھ خرچ کرنا چاہیے۔ چنانچہ جائزہ لینے کے بعد میں نے کچھ رقم منظور کی اور انہوں نے لکھا کہ ہم اس رقم سے طاہر کالونی آباد کر رہے ہیں جن میں وہ احمدی اور غیر احمدی مسلمان جن کے گھر جلائے گئے اور منہدم کئے گئے ان کے لئے ایک الگ سر چھپانے کی مناسب و موزوں جگہ مہیا کر دی گئی۔ ان کو میں نے لکھا کہ یہ بات تو آپ کے دعاوی کے خلاف ہے کہ اپنی خدمت خلق کی سرگرمیوں کو مذہب کے دائرے میں محدود کر دیں۔ اگر آپ نے طاہر آباد بنانا ہے تو ایک کرشن نگر بھی بنائیں اور جن ہندوؤں کو تکالیف پہنچی ہیں ان کو بھی سر چھپانے کے لئے جگہ مہیا کریں۔ چنانچہ کل رات بہار سے جو فیکس آیا ہے اس نے مجھے یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ خدا کے فضل سے طاہر آباد ہی نہیں بلکہ کرشن نگر بھی مکمل ہو گیا ہے۔

تمام دنیا میں جو خدمت خلق کا کام ہو رہا ہے یہاں اس کی تفصیل تو بہت لمبی ہے اور یہ موقع بھی نہیں یہاں اس کے بیان کا۔ جو جلسہ انگلستان میں ہوتا ہے اس کے دوسرے روز کی کارروائیوں میں میں مختصراً اس کا ذکر کیا کرتا ہوں امسال بھی انشاء اللہ وہیں یہ ذکر کروں گا لیکن ہندوستان سے تعلق رکھنے والے واقعات میں سے اہم واقعات یہ ہیں کہ اڑیسہ کے سیلاب زدگان کی بھی مدد کی گئی۔ مضافات قادیان میں سیلاب زدگان کی بھی امداد کی گئی۔ قادیان کے گرد و نواح میں آئی کیمپ لگائے گئے۔ ایک سو انیس دیہات کو اس سے فائدہ پہنچا اور ہندوستان میں دوسرے رنگ میں بھی احمدی اور غیر احمدی مسلم اور غیر مسلم غرباء کی حسب توفیق خدمت کی گئی۔ سلمان رشدی کا جو واقعہ ہوا اس پر علماء نے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر فسادات کروائے۔ بمبئی میں اس فساد کے نتیجے میں کچھ مسلمان شہید ہوئے۔ اگرچہ ہم ان فسادات کے مؤید نہیں تھے۔ ہم سب یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کسی مذہبی گستاخی کے جرم میں کسی کی بدنی سزا کا قائل نہیں ہے۔ اور قرآن کریم میں کہیں بھی کسی مذہبی گستاخی کے نتیجے میں بدنی سزا کا کوئی حکم نہیں ملتا۔ کجا یہ کہ اس کو قتل کر دینے کا حکم ہو۔ لیکن اس کے باوجود میں نے پتہ کروایا قادیان لکھا کہ ان فسادات کے نتیجے میں کچھ عورتیں بیوہ ہوئی ہیں۔ کچھ بچے یتیم ہوئے ہیں ان بیچاروں کا قصور کوئی نہیں ان کو علماء نے جس طرف ڈال دیا پڑ گئے اور نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان واقعات کے بعد ان کا کوئی والی وارث ان میں سے پیدا نہیں ہوگا۔ اور ان کو اسی طرح اپنے حال پر چھوڑ دیں گے اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں، خواہ نا سمجھی کے نتیجے میں، لیکن محبت میں جن لوگوں نے جانیں دی ہیں ان کی بیواؤں اور ان کے یتیموں کی احمدیت والی وارث ہے۔ آپ جائیں اور ان گھروں کو تلاش کریں اور ان کو بتائیں کہ آپ کی ساری ضرورتیں ہمیشہ انشاء اللہ جماعت احمدیہ پوری کرتی رہے گی اور خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔

ہندوستان کی طرف اور ہندوستان کی احمدیہ جماعتوں کی بہبود کی طرف خصوصیت سے میری توجہ چند سال پہلے ایک ایسی رؤیا کے نتیجے میں ہوئی جو کسی احمدی دوست نے مجھے لکھی۔ یاد نہیں کہ وہ کہاں کے تھے، لکھنے والے۔ مجھے افسوس ہے کہ کاغذات میں اب وہ تلاش نہیں ہو سکی لیکن جن دنوں میں اس کا مضمون میرے ذہن میں تازہ تھا میں نے ایک جلسے پر اس کا ذکر بھی کیا تھا وہ رؤیا یہ تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان تشریف لائے ہیں اور ایک خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ میری بگھی کو نکالو، میں چاہتا ہوں کہ سیر پہ نکلوں۔ لیکن جب بگھی نکالی گئی تو وہ عدم استعمال کی وجہ سے زنگ آلود ہو چکی تھی اور خستہ حالت میں تھی۔ پس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ اس بگھی کو اس قابل بنایا جائے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر سوار ہو کر سیر فرما سکیں۔ اس سے میں سمجھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام بھجوایا گیا ہے کہ ہندوستان میں جماعتوں کو اب تیزی سے سفر اختیار کرنا چاہئے لیکن اس کے ذرائع میسر نہیں ہیں۔ عدم توجہ کا شکار ہیں۔ اگر ان کی طرف متوجہ نہ ہوا جائے۔ چنانچہ اسی وجہ سے قادیان کی جماعتوں سے دور دراز ہر جگہ براہ راست رابطے پیدا کئے گئے ان کی ضرورتوں کا خیال کیا گیا اور جہاں تک خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی قادیان کی بھی اور بیرون کی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن صرف یہی بات کافی نہیں ہے بلکہ مستقل نوعیت کے انتظامات جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ اس جلسے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے بغیر کسی خاص تحریک کے وہ سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ جب میں قادیان حاضر ہونے کی تیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ خیال آیا کہ جانے والے ضرور قادیان اپنے درویش بھائیوں کے لئے اور ہندوستان کے ضرورت مندوں کے لئے کچھ تحائف ساتھ لے کر جا رہے ہیں جو وہاں لے جا کر اپنے طور پر کسی نہ کسی کو کچھ دیں گے۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ اس سے ذاتی احتیاج کا ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے جو مجھے معزز درویشوں کے حق میں پسند نہیں ہے۔ اسی طرح ہندوستان کی غریب جماعتیں ہیں کثرت سے بہت ہی مخلص اور فدائی مثلاً اڑیسہ کی جماعتیں ہیں، کشمیر کی جماعتیں ہیں۔ اسی طرح اور دیگر بڑے بڑے صوبوں میں بڑی غریب جماعتیں ہیں۔ ان کی عزت نفس کو بھی اس بات سے ٹھوکر لگے گی کہ آنے والے از خود ہی کچھ چاہیں کچھ رقمیں تقسیم کرتے پھریں۔ ان سے میں نے کہا کہ جانے سے پہلے ہی جہاں تک ممکن ہو معلومات اکٹھی کریں اور وہ رقمیں مرکز کے سپرد کر دیں تاکہ اس جلسے کی برکت کو باقاعدہ منصوبے کے تحت ہندوستان کی ضرورت مند جماعتوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ جب وہ اطلاعیں آنی شروع ہوئیں تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کثرت سے لوگوں نے خدمت کے لئے تحائف بھجوائے یعنی نقدی کی صورت میں۔ اور میں نے تاکید کی تھی کہ الگ تحریک نہیں ہے۔ بلکہ از خود جن کے دلوں میں یہ تمنا ہے کہ قادیان جائیں تو کچھ خدمت کی سعادت پائیں وہ اپنی رقمیں پیش کریں اور باہر کی جماعتیں جو وفود بھجوا رہی ہیں وہ بھی کچھ رقوم پیش کریں۔ اب میں آپ کو یہ خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی بہبود کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ روپیہ مہیا ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ میرے ذہن میں یہ نقشہ ہے اور انشاء اللہ مجلس شوریٰ میں اس پر غور ہوگا کہ ہندوستان کی تمام احمدی جماعتوں کو یعنی صوبائی جماعتوں کو ان کی ضرورت کی ایسی چیزیں مہیا کی جائیں جس سے وہ عزت کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔ مثلاً چھوٹی چھوٹی صنعتیں وہاں لگائی جا سکتی ہیں اسی طرح تعلیم کے لئے سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ مدارس قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اچھے ذہین طالبعلموں کے لئے وظیفوں کا انتظام ہو سکتا ہے تاکہ وہ اس ملک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ دیگر ممالک میں بھی جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ اس کے علاوہ بھی جو فوری ضرورتیں ہیں وہ بھی نقدی کی صورت میں یا جنس کی صورت میں مہیا کی جا سکتی ہیں اور ان مدارس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ہسپتالوں کی تعمیر ہو جو آہستہ آہستہ انشاء اللہ بڑھ کر بڑے بڑے ہسپتال بن جائیں گے ان کے فوائد غیروں کو بھی پہنچائے جائیں گے صرف احمدیوں تک محدود نہیں رکھے جائیں گے۔

خدا کے فضل سے ایک سال میں [illegible] ملکوں میں پچاس ہزار سے زائد بیعتیں ہو رہی ہیں

پس انشاء اللہ مجلس شوریٰ میں ان باتوں پر غور ہوگا اور مزید جتنی ضرورت پیش آتی جائے گی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ اپنی طرف سے از خود ضرورتیں پوری کرتا چلا جا رہا ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا کے کام کی خاطر مجھے روپے کی ضرورت پڑی ہو اور اس نے ضرورت سے زیادہ مہیا نہ فرما دیا ہو۔ پس اس بارے میں مجھے ادنیٰ سا بھی تردد یا وہم نہیں ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہی توکل ہے جس کا آپ نے ابھی ذکر سنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی توکل کی خیرات ہم کھا رہے ہیں اور ہم بھی اسی توکل کے رنگ میں رنگین ہو رہے ہیں جو اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ ہمیشہ ہمارے بھروسے کا بھرم رکھتا ہے اور کبھی اس نے ہمیں شرمندہ نہیں کیا۔

ہندوستان میں تبلیغ کی طرف توجہ تو ہوئی ہے لیکن ابھی بہت ضرورت ہے۔ تبلیغ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ جاتے ہی اختلافی مسائل چھیڑیں [illegible] اور یہ احساس ہو کہ آپ اپنی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔ وہ تبلیغ جو اپنی تعداد بڑھانے کی نیت سے کی جائے شرک کی نیت ہے، ایک تکبر ہوتا ہے۔ تبلیغ اس غرض سے اس مقصد سے ہونی چاہئے کہ خدا والوں کی تعداد بڑھے۔ جو اللہ والے ہیں وہ کثرت سے پھیلیں۔ اور اگر یہ نیت ہو کہ جماعت میں داخل ہونے والے ہی کل ہو جائیں [illegible] اللہ کے رنگ پھیلیں اور آپ کی نصیحت کا فیض عام ہو جائے۔ یہ وہ حقیقی تبلیغ کی روح ہے۔ اگر آپ اس کو زندہ رکھیں گے تو تعداد تو از خود بڑھے گی مگر آپ کا مقصود نہ ہو۔ جو لوگ خدا کی خاطر ہی بنی نوع انسان کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور نفوس کی طرف تبلیغ بھی نہیں رکھتے ان کی تبلیغ میں غیر معمولی برکت پڑتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان کے اعمال صالح ہوں۔ ان کے اعمال ایسے پاک ہوں کہ پکار رہے ہوں، وہ یہ اعلان کرتے ہوں کہ اللہ والے ہیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ جانے والا تو خدا کی طرف بلا رہا ہو اور ان کے اعمال شیطان کی طرف کرنے والے ہوں۔ اگر ایسا تضاد مبلغ کے کلام اور اس کے عمل میں پیدا ہو جائے

تو اُس کا کام برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس لئے خدمت کرتے وقت بھی یاد رکھئے اور میں اس کی تکرار کرتا ہوں کہ ضرور یاد رکھیں کہ خدمت مذہب کی طرف کھینچنے کی غرض سے نہیں ہونی چاہیئے خدمت بنی نوع انسان کا دکھ دور کرنے کی خاطر ہونی چاہیئے۔ اگرچہ یہ ضرور ہے اور لازماً ایسا ہوتا ہے کہ خدمت کے نتیجے میں لوگ اُس مذہب کی طرف بھی مائل ہوتے ہیں جس کے غلام بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی سلسلہ ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا لیکن خدمت کا تعلق ایک اور خدمت سے بھی ہے اور اس اعلیٰ درجہ کے معنی کے ساتھ اگر خدمت کو دین کی نشر و اشاعت سے وابستہ سمجھا جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ کوئی منافقت نہیں ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ہم تو خدمت کرتے ہیں اللہ کی خاطر، اور اللہ کی خاطر اللہ کے بندوں سے پیار رکھتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اب ہم سمجھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو ایک سب سے اعلیٰ خدمت تو بنی نوع انسان کی یہ ہے کہ جس خدا سے ہم دنیا جہان کی برکتیں پا رہے ہیں، اُس خدا کی طرف دوسروں کو بھی تو بلائیں۔ پس تبلیغ کا کام بھی دراصل ایک اعلیٰ درجے کی خدمت ہے لیکن چھوٹے پیمانے پر جب ایک دوسرے سے وابستہ کریں تو اس کے نتیجے میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور بعض دفعہ بات کا اثر جاتا رہتا ہے۔ ایک طرف سے آپ خدمت کر رہے ہیں دوسری طرف سے لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں کہ آؤ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ نہ آپ کا لٹریچر کسی کام آئے گا۔ نہ آپ کی خدمت کسی کام آئے گی۔ وہی بات ہوگی کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

تو خدمت کرتے وقت ہرگز فوری طور پر دین کے پھیلاؤ کی صورت میں اس کا اجر نہ چاہیں ان دونوں کو ایک دوسرے سے وابستہ نہ کریں۔ اگر اس طرح کریں گے تو نہ آپ کو ایک فائدہ حاصل ہوگا نہ دوسرا فائدہ حاصل ہوگا۔ جب خدمت کریں تو خدمت کی نیت سے جب تبلیغ کے لیے جائیں تو تبلیغ کی نیت سے خدا کی طرف بلانے کی نیت سے۔ بہت سے واقعات ہندوستان کے ایسے تھے جو میرے پاس موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان جماعتوں کے بڑے دلچسپ تذکرے ہیں جو بیدار ہو رہی ہیں اور تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ افریقہ جیسا سماں تو پیدا نہیں ہوا لیکن یہ ضرور ہو گیا ہے کہ بعض دیہات جن میں سینکڑوں مسلمان بستے ہیں وہ پورے کے پورے اپنی مساجد سمیت احمدی ہو جانے شروع ہو گئے ہیں لیکن اس سلسلے میں تربیت کی بہت ضرورت ہے مثلاً ابھی حال ہی میں آندھرا پردیش سے یہ اطلاع ملی تھی کہ ہمارے تبلیغی وفد کے دورے کے نتیجے میں ایک ہی مقام پر آٹھ سو بیعتیں ہوئیں اور وہ تقریباً تمام کا تمام گاؤں ہی، یعنی اس گاؤں کے مسلمان خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے لیکن مجھے فکر تربیت کی ہے کہ یہ وہ علاقے ہیں جہاں مذہب کا زیادہ علم نہیں جہاں مسلمان اکثر صورتوں میں نہ نماز جانتے ہیں نہ مساجد سے ان کا تعلق ہے اور بعض مساجد مسلمان گاؤں میں ہوتے ہوئے ویران پڑی ہیں ایک آدمی ہے جو کبھی پانی سے کبھی تالا لگا رہتا ہے، کبھی کسی کو خیال آیا تو جا کر اذان بھی دے دی یا بغیر اذان دیئے ہی نماز پڑھ لی اور سارا گاؤں اس سے غافل ہے تو ایسی جگہ بھی ایسے تربیت اور صوفیاء کی ضرورت ہے جیسے گذشتہ زمانہ میں بزرگ تشریف لے جاتے اور جگہ جگہ دھونی رما کر بیٹھ رہتے۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ بھارت سے یہ توقع رکھتا ہوں اور ان سے ملتجی ہوں کہ ان میں جو ایسے دوست ہیں جو زندگی کا آخری حصہ گزار رہے ہیں ... آخری ایام ... پہنچ رہے ہیں وہ اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر اپنی خدمات ان اہم دینی کاموں کے لیے پیش کر دیں اور ان کو باقاعدہ نظام کے تحت مختلف جگہوں پر بٹھا دیا جائے تو ان کا کام وہاں بیٹھنا، دعائیں کرنا ہے۔ اور ان لوگوں کی دینی ضرورتیں پوری کرنا ہے چھوٹے چھوٹے مدرسے جاری کر دیئے جائیں جہاں بچوں کی تعلیم و تربیت کی جائے کسی سے جھگڑا نہیں کرنا صرف معمولی باتیں جو ضروری ہیں سکھانا۔ ... صحیح جانتے ہیں نماز پڑھنا، پھر اس کا ترجمہ

سکھانا شروع کر دیں۔ نیکیوں کی تعلیم دیں۔ ان کو دعائیں سکھائیں۔ ان کے لئے دعائیں کریں۔ غرضیکہ روحانیت کا ایک چشمہ جاری کر دیں۔ اس قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے جو ریٹائر ہو گئے ہیں یا ویسے اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ دوست اپنے نام پیش کریں گے لیکن متنبہ کرتا ہوں کہ کام مشکل ہے۔ آسان سمجھ کر نہ آئیں۔ دور دراز علاقوں میں ایسی جگہ جہاں دنیا کی ترقی یافتہ صورتوں کی بعض جگہ خبریں بھی نہیں پہنچیں۔ بجلی نہیں ہے۔ پانی کا انتظام نہیں ہے، بعض جگہ سڑک بھی بعض جگہ نہیں ہے۔ روزمرہ کی رہن سہن کی سہولتیں جن کی آجکل دنیا کو عادت پڑ چکی ہے وہ سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ پس جو لوگ بھی خدمت کا ارادہ کر کے وہاں جائیں اس نیت سے جائیں کہ ہم بیٹھیں گے خدا کی خاطر دھونی رمائیں گے۔ ایک فقیر بن جائیں گے اُن بزرگوں کی پیروی کریں گے جو کسی زمانے میں ہندوستان آئے تھے جگہ جگہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی درگاہیں قائم کیں۔ نصیحتوں کا سلسلہ جاری فرمایا اور آج وہ عظیم مقام کو پہنچ گئے ہیں کہ سارے ہندوستان میں شمال سے جنوب تک اُن کی شہرت ہے اور بڑی عزت اور احترام کے ساتھ ان کا نام یاد کیا جاتا ہے۔ اس عزت کی خاطر نہیں۔ کیونکہ مومن کو دنیا کی عزتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی بلکہ محض عجز اور انکساری کے ساتھ خدا کے حضور اپنا سب کچھ حاضر کر دینے کے لیے اگر ایسے واقفین ہمیں مل گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی ان علاقوں میں نہ صرف یہ کہ تعداد کے لحاظ سے لوگ اسلام میں داخل ہوں گے بلکہ اصل مقصد حاصل ہوگا۔ تعداد بڑھانا مقصد نہیں ہے۔ اُن کی ذاتی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا مقصد ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا والا بنانا مقصد ہے۔ اُن کو اسلام کے اعلیٰ اخلاق سکھانا مقصد ہے ان کو بنی نوع انسان کا ایک بہت ہی اعلیٰ پایہ کا جزو بنانا مقصد ہے۔ ان مقاصد کو پیش نظر رکھیں تو محض تعداد سے آپ راضی نہیں ہو سکتے اور آپ کو راضی نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے جب یہ لوگ رپورٹیں بھیجتے ہیں تو مجھے یہ فکر لاحق ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خوش کرنے کے لئے اتنی بڑی تعداد لکھ دی۔ پھر پتہ کرواتا ہوں پتہ لگ جاتا ہے کہ سچ بات تھی۔ محض مبالغہ نہیں تھا۔ لیکن جب دوبارہ آدمی بھجواتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ جن جگہوں میں ہزار احمدی ہوئے تھے وہاں اکثر غافل ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ وقتی جوش آیا انہوں نے قبول کر لیا پھر وہ ٹھنڈے پڑ گئے۔ پوچھو تو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے مگر جیسے احمدی ویسے غیر احمدی جیسے مسلم ویسے غیر مسلم کوئی کردار میں ایسا نمایاں فرق نہیں پڑا۔ عبادت کے نقطہ نگاہ سے ان کو کوئی فیض حاصل نہیں ہوا۔ تو اُس احمدیت کا کیا فائدہ۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ آج کو جب تک پہلے اصلاح نہ کر لیں قبول نہ کریں۔ قبول کریں اور پھر اصلاح ضرور کریں۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں اس کی یہی تعلیم دی ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ (سورۃ النصر)

فرمایا جب لوگ جوق در جوق فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ تو یہ نہ کرنا کہ ان کی راہ روک دینا اور کہنا پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم تمہارے لئے کچھ کریں گے تمہیں داخلے بند کرنے کا حق تمہیں کوئی نہیں ہے۔

اذا جاء نصر اللہ والفتح ..... کہ یہ اللہ کی مرضی ہے۔ ان کا اختیار ہے۔ جب جاہیں، جس طرح چاہیں شوق سے آئیں اور اسلام میں داخل ہوں۔ تمہارا کام یہ ہے کہ استغفار کرو ان کے لئے۔ اُن کے لئے بخشش طلب کرو اور خدا کی تسبیح و تحمید کرو اور اس رنگ میں ان کی تربیت کرو کہ جیسے تم خدا والے ہو۔ وہ بھی خدا والے بن جائیں۔

پس تربیت کا ایک مستحکم نظام اس کے ساتھ جاری ہونا چاہیئے اور ہر جگہ جہاں خدا کے فضل سے تبلیغ پھیل رہی ہے۔ وہاں ایک بہت ہی مضبوط متوازی نظام تربیت جاری ہونا چاہیئے جس کو فوراً چارج سنبھال لینا چاہیئے۔ ادھر مبلغ پہنچے اور انہوں نے مسلمان اور احمدی بنائے اور ادھر تربیت والے پیچھے پہنچے اور انہوں نے ان کو سنبھالا اور ان کے متعلق اطلاعیں بھیجیں۔ پس اس غرض سے ہمیں بہت سے واقفین کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ لوگوں

کے دنوں کو اس کام کے لئے کھولے۔ اس سے اچھی کوئی موت نہیں کہ خدا کی راہ میں وقف کرکے آپ مریں۔ یہی آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا پھل ہوگا۔ جب آپ یہ کہتے ہیں وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ اے اللہ ہمیں ابرار میں مارنا۔ تو میں آپ کو ابرار میں مرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں آئیے اور ان ابرار میں شامل ہو جائیے خواتین بقیہ زندگی کے دن خدا کی خاطر پیش کر دیں۔ پھر جب بھی موت ہوگی تو اپنے رب کے حضور اس حال میں پیش ہوں گے کہ آپ ابرار میں لکھے گئے۔ اس ضمن میں جماعت کو عمومی تلقین بھی ہے اور مجالس کو علیحدہ علیحدہ بھی میری یہ نصیحت ہے، خدام الاحمدیہ ہے۔ انصار اللہ ہے۔ لجنات ہیں۔ ان کو اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے دائرے میں اسی قسم کے کام کرنے چاہئیں اور ان کاموں کو آگے بڑھانا چاہیئے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ نظام جماعت کے ساتھ کوئی تصادم نہ ہو۔ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو کوئی ایسی نعوذ باللہ من ذلک آپس میں چپقلش نہ شروع ہو جائے جس سے جماعت کی وحدت کو نقصان پہنچے۔ اگر خدانخواستہ کہیں ایسا ہوا تو ہر ایسی تنظیم کو ختم کر دیا جائے گا جو نظام جماعت سے الگ ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کوشش کرے۔ پس ان ساری خدمتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور مدغم ہونا چاہیئے ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہوئی آگے بڑھیں۔ ایک گاڑی کے وہ پہیے جو متوازی ہوں اور ان کی LUBRICATION ٹھیک ہو۔ ان کو اچھی طرح تیل ملا ہوا ہو۔ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے دیکھے۔ وہ ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کیا کرتے۔ پس اسی طرح باہم مل کر کام کریں کہ جس سے اسلامی مواخات کا مضمون ثابت ہو اور دیکھنے والا یقین کرے کہ آپ اسلامی مواخات کے مضمون کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ انتظامی نقطہ نگاہ سے ہر صوبے کا امیر آخری انتظامی اتھارٹی ہے۔ وہ صاحب اختیار ہے جماعت کی طرف سے جو خلیفہ وقت کی طرف سے بطور امیر مقرر ہے۔ اور اس کا تعلق مرکز قادیان سے ہے اور یہاں کے جو شعبے قائم ہیں وہ اُن شعبوں میں اُن کو جواب دہ ہے۔ پس اس پہلو سے صوبائی امراء اور امراء ضلع کو بھی اگر امراء ضلع قائم ہیں اور مقامی امراء کو بھی اس بات کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ یہ ذیلی تنظیمیں نیک کاموں میں اپنی انانیت یا دکھاوے کی خاطر کسی قسم کے بدی کے عناصر شامل نہ کر لیں۔ محبت سے مل جل کر کام کریں۔ اگر کسی ایک مجلس کو زیادہ بیعتیں مل جاتی ہیں تو کیا، اور اگر ان کی بنا ڈالی ہوئی بیعتیں کوئی اور لے جاتا ہے تو کیا، اجر تو خدا سے پانا ہے اور خدا کے علم میں ہے کہ کس نے کس حد تک کام کیا۔ چنانچہ ایک دفعہ وقف جدید میں مجھ سے معلمین نے شکایت کی جب ہم نے بیعتیں کروائی تھیں وہ اب مربی لے گئے۔ میں نے کہا کہ مربی لے گئے تو لے جانے دو ان کو تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ قیامت کے دن مربی وہ بیعتیں خدا کے حضور پیش کریں گے کیا خدا کو یہ علم نہیں ہوگا کہ کس غریب معلم کی محنت کی تھی۔ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں کیوں جھگڑے پیدا کرتے ہو۔ مجھے اطلاع کر دیا کرو۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ اگر مربی لے جاتے ہیں اس کو لے جانے دو۔ اگر امیر لے جاتے ہیں ان کو لے جانے دو کہو ٹھیک ہے خدا کے حضور یہ بیعتیں حاضر ہوں گی تم سنبھالو تو بڑی اچھی بات ہے تمہیں بھی ثواب مل جائے گا۔ اسی روح کے ساتھ مل جل کر تعاون کے ساتھ کام کریں۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسے کبھی بھلانا نہیں۔

اب وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ افتتاحی تقریر عموماً مختصر ہوا کرتی ہے لیکن ایک مشکل یہ درپیش تھی کہ کل کے دن کی تقریر غائب ہے وہ نہیں ہے ذہن میں تو ہے۔ لیکن مردوں میں نہیں ہوئی تھی جو مضامین کل بیان کرنے تھے ان میں سے کچھ نہ کچھ یہاں بیان کر دیا ہے۔ اس وجہ سے خطاب لمبا ہو گیا ہے۔

قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا۔ اور آئندہ خلفاء کو بھی لے کے آئے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ آئندہ خلفاء کی راہ میری ہمیشہ کی آمد سے ہموار کر دی جائے گی یا یہ توفیق کسی اور خلیفہ کو ملے گی۔ لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان آخرین کا امام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا۔ اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اسی دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان واپسی کے متعلق کثرت سے الہام بھی ہوئے اور رویا اور کشوف بھی دکھائے گئے۔ ایک دفعہ ایک غیر احمدی دوست میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ تقسیم ہند کے وقت تک میں احمدیت کی طرف بہت ہی مائل تھا بلکہ میں شوق سے قادیان ان لوگوں میں بھی حاضر ہوا تو آخری دنوں میں یہاں خدمت کرتا رہا تھا لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد میرا ایمان اٹھ گیا کیونکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں کہیں یہ ذکر نہیں ملا کہ آپ کو قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے اُن سے کہا کہ اگر "داغ ہجرت" (الہام حضرت مسیح موعود) سے آپ کو یہ پیغام نہیں بھی ملا تو آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مراد شاید آخری رحلت ہو۔ دنیا سے عقبیٰ کا سفر ہو۔ تو بھی آپ نے یہ نہیں سوچا کہ قادیان سے جانے کا ذکر نہیں ہے تو قادیان میں آنے کا کیوں اتنا ذکر ملتا ہے اور اس رنگ میں ملتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی بستی میں پیدا ہوئے یہاں بڑھے، یہاں نشو ونما پائی۔ یہیں ہمیشہ مقیم رہے مگر آپ کو الہام اللہ تعالیٰ ایسے کر رہا ہے جیسے آپ قادیان سے باہر ہیں۔ اور وعدے کر رہا ہے کہ ضرور لے کر آئے گا۔ یہ حیرت انگیز مضمون ہے تمام الہامات میں قادیان آنے کے الفاظ نہیں ملتے۔ قادیان جانے کے الفاظ ملتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص قادیان بیٹھا رویا دیکھ رہا ہے اس کو یہ نظر آنا چاہیئے تھا کہ میں باہر سے قادیان واپس آرہا ہوں۔ یعنی میرا مقام قادیان ہے اور میں واپس لوٹ رہا ہوں، یہ نظر آنا چاہیئے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح اس نقشے کو نہیں کھینچا بلکہ یہ اظہار فرمایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں اور رستے میں روکیں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں آپ کو آئندہ آنے والی خبریں عطا فرمائیں۔ ایک الہام تھا۔

"مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ" جس کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دو دو تین تین چار چار مرتبہ۔ لیکن اس کے ساتھ اردو میں یہ الہام ہوا" اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا۔ اور میں تجھے پھر یہاں لاؤں گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۸۰۵ مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن سن ۱۹۶۹ء)

پس میں یقین رکھتا ہوں۔ ایک ذرہ بھی مجھے اس میں شک نہیں کہ جس طرح میری اور دور دور سے قادیانیوں کی آمد اس الہام کی صداقت کی گواہ بن گئی۔ کیونکہ جو وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا وہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس انتہائی عاجز اور ادنیٰ غلام کے حق میں پورا ہوا ہے۔ اور آپ سب خوش نصیب ہیں جو اس وعدے کو پورا کرنے میں مددگار اور شریک اور پھر انصار بن کر یہاں پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور خدا کا ہمیشہ شکریہ ادا کریں جس نے یہ سعادت ہمیں بغیر کسی ظاہری حق کے ہمیں عطا فرمائی۔ کوئی مخفی حق اس کے علم میں ہے تو وہی جانتا ہے میں تو جب اپنے حال پر نگاہ کرتا ہوں تو ہرگز اپنے آپ کو ان فضلوں کا مستحق نہیں پاتا اور خدا کی قسم اس میں کوئی جھوٹے عجز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں میں کون ہوں مجھے اپنی حیثیت کا علم ہے۔ ان فضلوں کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں اے خدا میں کیا کروں تیرے لئے کس طرح ان کے شکر کا اظہار کروں اظہار بھی میرے بس میں نہیں۔ شکر ادا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

> یہ بات ... کہ اپنی خدمت خلق کی سرگرمیوں کو مذہب کے دائرے میں محدود کر دیں اگر آپ نے طاہر آباد بنانا ہے تو ایک گلشن بھی بنائیں

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے یہی وعدہ فرمایا تھا۔ اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائیگا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔" جس کا مطلب ہے کہ پہلی واپسی عارضی ہوئی تھی اور امن کے ماحول میں ہوئی تھی۔ بعض احمدی باہر کے ملکوں میں پتہ نہیں کیسے ان خوابوں میں بسے رہے گویا جس طرح فوج کشی ہوتی ہے اس طرح بڑھے اور دوسرے احمدیت کی فوج نعوذ باللہ من ذلک، قادیان پر حملہ آور ہوگی اور فتح حاصل کرے گی اور اس طرح وہ پرانی تاریخ انہی لفظوں میں دہرائی جائے گی۔ جیسے بعض دفعہ پہلے رونما ہوئی ہے۔ یہ سب فرضی باتیں ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کیا مقدر تھا اور وہ یہی مقدر تھا فرمایا۔ "تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائیگا اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔ اب اس مضمون کو مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک بار نہیں۔ دو دو۔ تین تین۔ چار چار آنا ہوگا۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ظاہر ہوگی کہ جب خلافت احمدیہ اپنی دائمی مرکز قادیان کو واپس پہنچے گی۔

۲۷/ جولائی سن ۱۹۰۷ء کو یہ رویا ہوا اور انبیاء کے رویا اور کشوف بھی وحی کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے اس رویا کی بڑی اہمیت ہے آپ نے دیکھا کہ "ہم قادیان میں آ گئے ہیں اب دیکھیں عجیب بات ہے قادیان رہتے ہیں اور دیکھا کہ قادیان

گئے ہیں۔ میں نے سب الہامات کا مطالعہ کیا ہے ایک بھی جگہ یہ نہیں لکھا قادیان آسکے ہیں بلکہ ہر جگہ گئے ہیں کا مضمون ہے جس کا مطلب ہے بہت لمبے عرصے سے باہر رہ رہے ہیں واپس آنے کی تمنا ہے پوری نہیں ہو رہی، دعائیں کر رہے ہیں۔ اندھیرے رستے میں حائل ہیں، پھر خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ قادیان گئے ہیں۔ فرمایا

"اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں ایک عورت نے کہا السلام علیکم اور پوچھا کہ راضی خوشی آ گئے۔ خیر و عافیت سے آ گئے۔"
(الحکم جلد نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۱۷ جولائی۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ تذکرہ صفحہ ۵۱۸۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

جب میں یہاں آیا تو بعض اسی قسم کی کثرت سے آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ السلام علیکم خیریت سے پہنچے۔ راضی خوشی آ گئے۔ راضی خوشی کا لفظ تو مجھے یاد نہیں۔ لیکن خیریت سے پہنچے اس قسم کے کلمات خیر بار بار دہرائے گئے اور میرے کان میں پہنچتے تھے۔ ہر دفعہ میری روح خدا کے حضور سجدے کرتی تھی کہ خدا نے ہمیں وہ دن دکھایا جس کے وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آج سے تقریباً نوے برس پہلے کئے گئے تھے۔ بہت سے ایسے الہامات ہیں ان کا ذکر چھوڑتے ہوئے چند ایک کا ذکر کر دیتا ہوں۔

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے۔ اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"
(البدر جلد نمبر ۱ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ تذکرہ صفحہ ۴۴۷ ایڈیشن ۶۹ء)

یہ واقعہ بھی گذر چکا ہے اس سے پہلے صد سالہ جشن کے موقعہ پر بھی انہیں یہی تمنا تھی۔ جا تو بیٹھ گئے تو تمام طرف سے خود قادیان والوں نے بھی۔ یہی لکھا کہ ابھی حالات ساز گار نہیں ہیں اور حالات خطرناک ہیں۔ پنجاب میں ابھی امن نہیں ہے اسی لیے آپ نہ تشریف لائیں حالانکہ میری دلی خواہش یہ تھی کہ میں آؤں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رؤیا بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا
اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ جس خدا نے قرآن کریم پر عمل کرنا تیرے لئے فرض قرار دیا ہے وہ لازماً تجھے اپنے معاد کی طرف اس آخری مستقل قیام گاہ کی طرف واپس لے کر آئیگا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی (تذکرہ صفحہ ۴۰۹ ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ کو الہام ہوا۔
وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
اور کہہ (کہ) اے میرے رب! مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکہ میں) داخل کر
(تذکرہ صفحہ ۷۱۹ ایڈیشن ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

یہ ترجمہ جو ہے چونکہ لکھنے والے نے تفسیر صغیر سے لیا ہے اس لئے یہاں لفظ مکہ کا لکھا گیا ہے۔ قرآنی دعا میں نہ صرف یہ کہ مکہ کا ذکر نہیں بلکہ جس مقام کا ذکر ہے وہ کوئی ظاہری مقام نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک مرتبے کا ذکر ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نصیب ہوتا تھا۔ لیکن اس کی ذیل میں ظنی طور پر مکے کا ذکر شامل ہے۔ اس لئے ہر ایسی دعا کرنے والا مکہ میں داخل ہونے کی ایسی دعا نہیں کرتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں یہ التجا کرتا ہے کہ اے خدا تو نے جس طرح اپنے پاک محمد کو بار بار بلند سے بلند مقامات میں داخل فرمایا اور ہر بلند مقام سے ایک بلند مقام کی طرف جانے کی توفیق بخشی۔ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرما۔ پس اسی ذیل میں قادیان بھی آتا ہے اور یہاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہے اس میں ان معنوں میں قادیان واپسی کی یہ پیشگوئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ فجر کی آیت وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ (سورۃ الفجر آیت ۵) کی تفسیر میں جو مضمون بیان فرمایا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ۱۹۹۱ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۲۶ پر اس مضمون کی تفسیر اور حساب درج ہے جس کے ذریعے آپ نے اس مضمون کو ظاہر فرمایا اور بعض امکانات کا ذکر

فرمایا اس میں ایک یہ بھی ہے۔

اب میں آخر پر اس سلسلے میں ایک ایسی خواب کا ذکر کرتا ہوں جو لاہور کے ایک احمدی دوست نے مجھے ۱۹۸۰ء میں لکھ کر بھیجی تھی۔ جبکہ ابھی میرے قادیان واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کا یہاں جلسہ منعقد کرنے کا کسی کو وہم بھی نہیں تھا وہ لکھتے ہیں کہ

"گذشتہ دنوں دو تین بار میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موضع ننگل کے قریب نہر کے پل کے پار جانب قادیان دیکھا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو السلام علیکم کہا حضور نے لمبا کوٹ عمامہ اور گرگابی پہنی ہوئی ہے اور ہاتھ میں سوٹی ہے۔ آپ نے نہایت محبت و شفقت سے سلام کا جواب دیا اور ٹہلتے ہوئے حضور فرمانے لگے کہ جاؤ اور طاہر احمد کی مدد کرو۔ بعینہٖ یہی خواب دو مرتبہ اور اس کے بعد آئی۔ قادیان ننگل کی نہر تک پھیل گیا ہے اور بڑی بڑی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں ...۔ میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم قادیان کب جائیں گے؟ تو حضور نے ۵ کا ہندسہ خواب میں بتلایا۔ میں نے کہا ۱۹۹۵ء تک تو فرمایا نہیں۔ پھر میرے پوچھنے پر بتایا کہ جب ۴۵ سال ہوں گے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

پس چوالیس سال کے انقطاع کے بعد آج پینتالیسویں سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عاجز غلام اور خلیفہ آپ کے سامنے اس جلسے میں حاضر ہے۔ پس جن لوگوں نے بھی اس جلسے کو کامیاب بنانے میں مدد فرمائی ان کو مبارک ہو۔ آپ میں سے جس نے بھی اور دنیا بھر کی جماعتوں میں بہت کثرت کے ساتھ احمدیوں نے اس جلسے کو کامیاب بنانے میں مدد کی ہے۔ جس نے بھی کی ہے اس کو مبارک ہو کہ کئی سال پہلے رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک احمدی کے اوپر ظاہر ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طاہر کی مدد کرنا اس موقع پر۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن سے آپ نے مدد کی ہے۔ وہی ہے جو آپ کو جزاء دے گا ورنہ میرے پاس کیا ہے کہ میں آپ کو جزاء دے سکوں ہاں اپنی عاجزانہ دعاؤں میں آپ کو یاد رکھوں گا۔ اور ہمیشہ اس احسان کو دعا کے احسان کے ذریعے اتارنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان آخرین کا امام بنا کر بھیجا تھا وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی

اب آخر پر دعا کے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے مدد کی ہے ان سب کے لئے آپ بھی دعا کریں اور ہندوستان کی حکومت کا بھی ہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بہت اعلیٰ درجے کا انسانی ہمدردی کا سلوک فرمایا اور میں جانتا ہوں کہ ان پر بہت سی مذہبی جماعتوں کا بڑا شدید دباؤ تھا کہ ہرگز احمدیوں کو یہاں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہ دی جائے لیکن انہوں نے انسانی قدروں کو زندہ رکھا اور ان کا علم بلند رکھا اور اس دباؤ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنا تعاون کیا ہے کہ اس تعاون کے نتیجہ میں ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے باشندوں کو بھی ہدایت فرمائے ان کے سیاسی راہنماؤں کو بھی ہدایت فرمائے ایسے کام کرنے کی توفیق عطا نہ فرمائے جن سے خدا ناراض ہو۔ بلکہ ہمیں انصاف قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انصاف کا قیام ذاتی اغراض اور حب علی اور بغض معاویہ کے نتیجہ میں نہ ہو۔ بلکہ انصاف کی محبت کے نتیجہ میں ہو۔ اور خدا تعالیٰ اس ملک کو انصاف کی اعلیٰ قدروں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنہوں نے ہم سے نیکی کی ہے۔ ہمارا رب ان سے نیکی کرے۔ کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ ہم ان احسانات کا براہ راست بدلہ اتار سکیں۔ اتنا تعاون کا رنگ تھا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ گاڑی جس کا ایک لمبے عرصے سے یہاں قادیان کا آنا

مسلسل آگے صفحہ ۱۲ پر ہے

منقطع تھا۔ ہماری درخواست پر اسے دوبارہ جاری کرنے کا حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے اور احکامات جاری ہو گئے ہیں۔ اکیس تاریخ کو انہوں نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ گاڑی چلائی جائے میری پیدائش ۱۸ دسمبر کو ہوئی تھی۔ اور پہلی گاڑی قادیان ۱۹ دسمبر کو آئی تھی۔ میں نے انگلستان کے وقت کے لحاظ سے رات کے وقت ناظر صاحب امور عامہ کو فیکس (FAX) بھجوایا جو اس وقت دہلی میں تھے۔ کہ ان سے مل کر یہ کہیں کہ میری تمنا ہے کہ اس تاریخ کو اکیس کی بجائے انیس میں بدل دیں اور ایک قسم کا ذاتی پیغام دیں۔ ان سے کہیں کہ میں اٹھارہ کو پیدا ہوا تھا۔ انیس والی پہلی گاڑی تو مس کر دی کیونکہ قادیان ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اب جب دوبارہ گاڑی جاری ہو گی تو میں وہ مس نہیں کرنا چاہتا۔ ہفتے کا دن تھا۔ دفاتر بند ہو رہے تھے۔ وہ فوری طور پر میرا پیغام لیکر ریلوے ہندوستان کے ایک بڑے افسر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جن کو وہ جانتے بھی نہیں تھے۔ جاتے ہی گھبرا کر دفتر میں داخل ہوئے کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔ چھٹی آنے والی ہے اور مجھے یہ پیغام ملا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ کے امام کی یہ ذاتی خواہش ہے تو میں اس خواہش کا احترام کرتا ہوں اور باوجود اس کے کہ دفتر بند ہو رہے تھے وہ خود بیٹھا۔ اسی وقت فیکس بھیجی پنجاب حکومت کو کہ فوری طور پر اس تاریخ کو بدل کر انیس میں بدل دیا جائے۔ تو انسانیت کا مظاہرہ جہاں بھی ہو جس مذہب میں بھی ہو جس قوم اور جس وطن اور جس ملک میں بھی ہو بہت ہی پیارا لگتا ہے۔ کیونکہ مذہب کے اعلیٰ مقاصد میں سے۔ انسانیت سکھاتا ہے۔

پس ہمیں دعا کرنی چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے انسانوں کو انسانیت عطا کر دے۔ اگر ان کو انسانیت مل جائے تو سب دکھ درد دور ہو جائیں گے۔ مذہب کو قبول کرنا بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے آدمی، آدمی تو بن جائے اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قیام کا مذہب کے ساتھ بہت گہرا بنیادی تعلق ہے جب تک اخلاقی قدروں کی طرف آپ انسان کو واپس نہیں لائیں گے۔ اس وقت تک عالمگیر مذہب کے قیام کا تصور ہی ناممکن ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے اور نصیب ہے ہماری اس بات میں مدد کرے کہ دنیا کو از سر نو انسانیت کے سبق دیں۔

اب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اب ہم دعا کریں گے۔ افتتاحی اجلاس ختم ہو گا لیکن اس اجلاس کے اختتام سے پہلے میں یہاں کچھ عرصہ دعا کے بعد بیٹھوں گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دنیا بھر سے جن خواص کے آنے کا ذکر فرمایا تھا۔ پیشگوئی فرمائی تھی ان خواص میں آپ بھی شامل ہیں اور ایسے بھی شامل ہیں جو جماعت احمدیہ میں تو شامل نہیں۔ لیکن اس پیشگوئی کے مستحق ہیں۔ دنیا کے بعض ممالک میں بڑے عزت اور شرف کے مقامات تک پہنچے ہوئے ہیں۔ انہوں نے از راہ شرافت جماعت احمدیہ کو ایک خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تکلیف اٹھائی اور دور دراز ممالک سے محض اس جلسے میں شمولیت کی غرض سے آئے ہیں۔ پس ان کے احترام کی خاطر جب تک ان کے مختصر خطاب ختم نہ ہوں میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں گا۔ جب وہ خطاب ختم ہو گا پھر میں رخصت ہوں گا۔ اس کے بعد اگر وقت رہا تو بقیہ کاروائی جاری ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تلقین کے مطابق اپنے ان بھائیوں کو ضرور دعاؤں میں یاد رکھیں جو اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر چکے ہیں۔ اپنے تمام بھائیوں کو جو روحانی لحاظ سے خشکی محسوس کر رہے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا۔ انکو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کی تروتازگی کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اجنبیت اور نفاق کو دور فرما دے۔ اپنے چھوٹوں بڑوں کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کریں۔ بیماروں اور مصیبت زدگان کے لئے دعا کریں۔ بیوگان اور یتامیٰ کے لئے دعائیں کریں دعائیں کریں ہر اس شخص کے لئے جو کسی رنگ میں غیر کا محتاج ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ کی طرف نظر رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ خدا اپنے فیض سے اس کی جھولی میں ڈال دے۔ وہ اس کے لئے کافی ثابت ہو۔ پس ایسے سائلین کے لئے بھی دعائیں کریں اور محرومین کے لئے بھی دعائیں کریں۔ دعائیں کریں سفر میں آنے والوں کے لئے ان کی بخیریت واپسی کے لئے۔ دعائیں کریں اپنے اور غیروں کے لئے جنہوں نے ورد کی سے اس جلسے کو کامیاب بنانے میں۔ دعائیں کریں اپنے محروم بھائیوں کے لئے جو اس جلسے میں شامل نہیں ہو سکے اور سب سے بڑھ کر دعائیں کریں ان اسیران راہ مولا کے لئے جن کو توفیق ظاہری ہوتی بھی تو وہ شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کی طرف سے بڑے پیار اور محبت اور بڑے حوصلے کے خط ملے رہیں وہ گویا مجھے تسلی دے رہے ہیں کہ ہماری فکر نہ کرو۔ ہم ٹھیک ہیں ہم اچھے حال میں ہیں خوش رہیں آپ۔ آپ کو خدا نے توفیق بخشی کہ دیار حبیب میں پہنچے ہیں۔ ہاں دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھ لینا۔ پس ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بنی نوع انسان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ دعا تو کچھ عرصہ رہے گی اور پھر ختم ہو جائے گی۔ لیکن ایک دعا کا سلسلہ جاری ہو جانا چاہیے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے آپ کے دل مجسم دعا بن جائیں تا کہ خدا اس جلسے کو محض ایک تاریخی جلسہ نہ بنائے رکھے۔ اسے ایک تاریخ ساز جلسہ بنا دے

ایک سو سال کی تاریخ نے یہ جلسہ پیدا کیا ہے۔ یہ جلسہ کئی سو سال کی تاریخوں کا بنانے والا جلسہ بن جائے اور ایسی عظمتوں کا حامل جلسہ ہو جس کے بعد عظیم الشان انقلاب دنیا میں رونما ہوں آئیے اب ہم سب مل کر ان دعاؤں میں اپنے اور غیروں اور سب کو شامل کر لیں۔

ہندوستان کی حکومت کا کچھ اہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں انہوں نے بے حد اعلیٰ درجہ کا انسانی ہمدردی کا سلوک فرمایا۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ برطانیہ کے دو معزز افراد گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے رخصت ہو گئے۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے جملہ ممبران اس موقعہ پر دلی جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہیں۔ یہ دونوں بزرگ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے تشریف لے گئے۔

(۱) محترم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ بہت نیک سیرت انسان تھے اور ان کا دل احمدیت کی محبت سے پر تھا۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور ہر ایک سے مسکراتے چہرہ کے ساتھ ملتے تھے۔ بڑی عمر میں بھی سائیکل پر سوار ہو کر مسجد آتے تھے عبادت گزار تھے اور آج کل قرآن کریم حفظ کر رہے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں انہوں نے (A) لیول تک گورمکھی زبان سیکھی تا کہ اس سے جماعت کی خدمت کر سکیں۔

(۲) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب آف ارل فیلڈ لندن بچپن سے ہی بہت نیک تھیں چھوٹی عمر میں ہی شادی کے بعد ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی تھی اور کوشش کرتی تھیں کہ شرح سے زیادہ چندہ ادا کریں دارالیمن ربوہ میں قریباً پندرہ سال لجنہ کی صدر رہیں اور لندن آنے کے بعد ارل فیلڈ حلقہ کی قریباً ۱۲ سال لجنہ کی صدر رہیں۔ عبادت اور تہجد گزار تھیں۔ ہر ایک سے اخلاق سے ملتی تھیں۔ غریبوں سے ہمدردی اور ان کی مدد کرنے والی تھیں۔ اپنی اولاد کی احسن طریق سے تربیت کی اور انکی ساری اولاد جماعت کی خدمت گزار ہے۔ ان دونوں افراد کی یہ خوش قسمتی ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء میں بہت ہی اچھے رنگ میں ان دونوں کا ذکر فرمایا۔ حضور کے یہ الفاظ ان کیلئے اور انکی نسلوں کیلئے ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ *

* مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دیتے رہیں (منجانب ... ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ)

رسید مژدہ کہ ایّامِ نوبہار آمد

مرتبہ:- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد دکن

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنی پوری عظمتوں کے ساتھ آگیا ہے جس کے متعلق سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ یعنی جو شخص بحالت ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے رمضان کی عظمت نمایاں ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ ھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّ اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّ اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ رمضان کا اوّل حصہ رحمت سے معمور ہوتا ہے۔ درمیان میں مغفرت جلوہ گر ہوتی ہے اور آخر حصہ انسان کو جہنم کی آگ سے بچا کر جنت کا مستحق بناتا ہے۔ یہ مہینہ متقیوں کے لئے روحانی بہار کا سماں پیدا کر دیتا ہے۔ اور روحانی قوت عطا کرتا ہے۔ کہیں قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ کہیں درس قرآن پاک کا اہتمام کیا جا رہا ہوتا ہے۔ تو کہیں حفاظ نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہوتے ہیں اور رمضان کی عظمت و برکت کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ

اس بابرکت مہینہ میں قرآن مجید کو نازل فرمایا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو روزوں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات کو خاص طور پر قرآن مجید کی شکرگزاری کے طور پر مقرر کیا اور ان کی علت غائی یہی ہے کہ مسلمان قرآن جیسی کامل ترین شریعت سے اور اس پر بہ دل و جان عمل پیرا ہونے سے کبھی اور کسی حال میں غافل نہ ہوں کیونکہ یہ شریعت ھُدًی لِّلنَّاسِ ہے۔

ماہ رمضان کی عظمت

اس بابرکت مہینہ میں لوگ ذوق و شوق سے جوق در جوق مساجد کا رخ کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے ہیں ہر طرف نیکیوں کا افشا ہو رہا ہوتا ہے اعتکاف کی عبادت بجا لانے کی توفیق مل رہی ہوتی ہے۔ نماز تہجد ادا کر کے اپنے مولا کو راضی کرنے کی انسان سعی کرتا ہے۔ اور دوسری طرف شیطانی وساوس کا دور دور تک پتہ نہیں چلتا۔ سچ فرمایا تھا ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور حدیث قدسی کے مطابق خدائے عزوجل نے یہاں تک فرمایا اور متقیوں کو بشارت عطا فرمائی کہ

کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَھُوَ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

یعنی ابن آدم کے تمام عمل اس کے اپنے لئے ہیں سوائے روزہ کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزاء میں خود ہوں۔ یعنی وصل الٰہی اور دیدار الٰہی کی ہوائیں اس مہینہ میں چل رہی ہوتی ہیں۔ یہ بابرکت مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کی برکتوں فضلوں سے جھولیاں بھرنے کا مہینہ ہے سے

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج
(کلام امام آخر الزمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"یہ مہینہ رحمتوں کو لٹانے کا ہے خدا آسمان سے زمین پر اس لئے آیا ہے کہ اُس کے بندوں کو اُس کی برکتوں کو اور اُس کی رضا کو پائیں اُس کی خوشنودی حاصل کریں اُس کے نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کریں۔ پس اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہو اُٹھاؤ۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی رضا تم پا سکتے ہو اُس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں پھر عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو کہ اے خدا اُن کاموں کی ہمیں توفیق دے جن کے نتیجہ میں تو خوش ہو جائے اور اُن کاموں سے بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اُس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کیونکہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اُس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے"

(بحوالہ الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء)

روزہ کی عظمت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "الرّیان" کہتے ہیں (ریان کے معنی سیراب کرنے کے ہیں) اُس میں سے قیامت کے دن روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہوسکے گا۔ اس دن اعلان کیا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تب روزہ دار کھڑے ہونگے اور اس دروازے سے داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(بخاری)

روزہ دار کی عظمت

روزہ دار کی عظمت کا اس حدیث سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ:-

"روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسبیح کرتی ہیں اور جب اُس کے پاس کھانا کھایا جائے تو فرشتے اُس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں" (بیہقی)

مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اور اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ابدی زندگی کا چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

اور فرمایا کہ:-

"بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

رمضان کی علّتِ غائی

بہر صورت رمضان المبارک کی علّت غائی ہمیں لعلکم تتقون سے مزین کرکے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخش کر انعامات الٰہیہ کا وارث بناتا ہے۔ لہٰذا ہمارا اوّلین فرض بنتا ہے کہ ہم رمضان جیسے انتہائی بابرکت مہینہ کو اس طرح گذاریں کہ فی الحقیقت رمضان کی بنیادی عظمت و برکت کے طفیل تقویٰ کی صفت سے متصف ہو جائیں اور اس میں اس درجہ کمال کی ترقی کریں کہ ہمارے لئے انعامات الٰہیہ کا حصول ممکن ہو جائے یہ تبھی ممکن ہوگا کہ ہم تقویٰ کی راہ پر آگے سے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ قرآنی ہدایت سے پورے طور پر مستفیض ہوں۔ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کریں اس کے علوم و معارف سے بہرہ ور ہوں۔ اور اس کے عظیم الشان نور سے اپنے آپ کو منور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے"

(بحوالہ الحکم ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء)

رمضان المبارک کی علت غائی تقویٰ ہے اگر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ان ایام کو گزارا جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُس کا فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور دعائیں ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کیا ہی خوب فرمایا کہ "غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو"

محرومی سے بچنے کی دعا

بہرا عظمتوں اور بہار کے مہینہ کی آمد سے ہر عاقل بالغ جو مریض اور مسافر نہ ہو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اگر کسی شخص کو محرومی کا خدشہ ہو تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ دعا کرے۔ فرمایا:-

"الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا

کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۸)

سرکار دو عالم کا عظیم الشان خطاب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر فضائل و برکات و عظمت رمضان پر کون روشنی ڈال سکتا ہے۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ سے ایک روز پہلے ایک جامع اور معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان کی جملہ برکتوں کو حضورؐ نے پیش فرمایا۔ قارئین بدر کے لئے بغرض اضافہ علم و ایمان پیش کرتا ہوں۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے ہاں برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب و فضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں۔ اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے ------

(صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں) ہم نے حضور سے سوال کیا ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کو افطاری کا انتظام کر سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسے شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے۔ اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے۔ اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔"

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکتوں اور عظمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور اس رمضان کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے عامۃ المسلمین کو امام آخر الزمان کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کیلئے رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اس رمضان کو اس پیشگوئی کے پورا ہوئے ۹۸ سال ہو چکے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورج چاند گرہن کی پیشگوئی پورا ہونے کے وقت فرمایا تھا کہ میں خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ کسوف و خسوف میری تصدیق کے لئے خدا نے ظاہر فرمایا ہے۔ جب کہ بزرگان سلف امام مہدیؑ کی آمد کے منتظر رہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ

"اگر وہ (امام مہدی) میری زندگی میں آ گئے تو اسلام کی سربلندی کے لئے میں ان کا ساتھ دوں گا اور اس کے نتیجہ میں جہنم کی آگ سے آزاد ہوں گا۔"

(بحوالہ نسائی باب غزوۃ الہند و ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ)

اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو بھی امام مہدی علیہ السلام کے قبول کرنے کی توفیق بخشے جو اب تک اس روحانی چشمہ سے سیراب نہیں ہو سکے ہیں۔

سورۃ یوسف میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں

مکرم مولوی قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ آسام

ہمارے پیارے نبی آقا مدنی صلعم کی بعثت سے قبل ہی اللہ پاک نے مختلف ادیان کے مقدس کتابوں میں مختلف رنگ میں آپ کے ظہور سے متعلق آپ پر ہونے والے حالات واردات کے بارہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ پیشگوئیاں کی گئی تھیں جو کہ نہایت آب و تاب کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر آپ کی صداقت پر مہر ثبت کر گئیں۔

اس ضمن میں "سورۃ یوسف" میں ہمارے پیارے نبی رسول پاکؐ کے بارہ میں جس قدر بیّنات کی رنگ میں پیشگوئیاں ہیں ان کا ایک دلچسپ جائزہ خاکسار پیش کرتا ہے۔ مشہور مقولہ "خذ ما صفا و دع ما کدر" کے مطابق خاکسار نے مختلف سیرتوں اور تفاسیر سے اس ضمن میں جس قدر بھی مواد جمع کر سکا ہے اس کو یکجائی طور پر ایک مضمون کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔

قرآن کریم میں سورۃ یوسف ہے جس کا نزول مکہ میں ہوا تھا۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ یہ غیب کی خبریں ہیں جس کی وحی تیرے اوپر بھیجی جاتی ہے۔ اب قارئین کرام ابنی اللہ حضرت یوسف علیہ السلام (جو الکریم ابن الکریم ابن الکریم) کے خطاب سے مخاطب ہیں کے حالات سے نبی کریم صلعم کے حالات کی مماثلت کے تعلق سے ایک خاکہ معلوم کریں۔

(۱):۔ پیکر حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام پر بوجہ ان کے روحانی کمالات کے ان کے بھائیوں نے حسد کیا اسی طرح نبی کریمؐ پر بھی ان کے بھائیوں نے حسد کیا۔

(۲):۔ نبی اللہ حضرت یوسف علیہ السلام ایک چاہ کے اندر رہے اور نبی کریمؐ غار کے اندر رہے۔

(۳):۔ حضرت یوسف علیہ السلام چند سال قید خانہ میں رہے اور آنحضرتؐ نے چند سال شعب ابی طالب میں محصور ہو کر کاٹے تھے۔

(۴):۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو وطن سے باہر مصر جا کر جاہ و جلال ملا اور آنحضرتؐ کو وطن سے باہر مدینہ کی طرف جانے کے بعد کامیابی ہوئی۔

(۵):۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے قحط کے دنوں میں ان کے بھائی التجا لے کے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی حضور نبی پاکؐ کے بھائیوں نے ایسی درخواست پیش کی صحیح بخاری باب الاستسقاء میں ہے کہ جب مکہ میں قحط شدید پڑا تو ابو سفیان نبی کریمؐ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ یا محمد جئت تامرنا بصلۃ الرحم۔ فادع اللہ لنا۔ محمد آپ تو اپنی تعلیم میں رحم اور قرابت داروں سے سلوک کا حکم دیا کرتے ہیں۔ دیکھ ہم قحط سے مر رہے ہیں دعا کیجئے کہ ہم سے یہ مصیبت ٹلے"۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرتؐ کی دعا سے قحط رفع ہوا تھا۔

(۶):۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر سے کنعان کو اپنے بھائیوں کیلئے غلہ بھجوایا اور آنحضرتؐ نے ثمامہ بن اثال کو حکم دے کر نجد سے مکہ میں غلہ بھجوایا تھا۔

(۷):۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کو بالآخر ان کے بھائیوں نے تسلیم کیا تھا اور آنحضرتؐ کی عظمت بھی بالآخر ان کے بھائیوں کو تسلیم کرنی پڑی۔

(۸):۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ایذا دہندہ بھائیوں کے لئے یغفر اللہ لکم کی دعا فرمائی تھی۔ آنحضرتؐ نے بھی اپنے چچیرے بھائی ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن امیہ کو جنہوں نے برسوں تک حضور نبی پاکؐ کو ستایا تھا اسی دعا سے شاد کام فرمایا تھا۔

(۹):۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی علو مرتبت کا اظہار ان کے والد بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام نے کیا تھا اور آنحضرتؐ کی رسالت پر فتح مکہ کے دن حضورؐ کے چچا عباسؓ (جن کو حدیث میں صنو ابیہ یعنی مثل پدر کہا گیا ہے) ایمان لائے تھے۔

(۱۰):۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو "لا تثریب علیکم الیوم" کہہ کر معاف فرمایا تھا اور آنحضرتؐ نے اپنے بھائیوں کو جنہوں نے ہزار ہا اذیتیں دی تھیں اسی کلام طیب سے شاد اور مسرور فرمایا تھا۔

چونکہ ان سب حالات کی اطلاع آنحضرتؐ کو مکہ میں دے دی گئی تھی۔ اور سورۃ یوسف کا اعلان مکہ ہی میں منکروں کے اندر ہو چکا تھا جن کا ظہور تام فتح مکہ تک ہو گیا۔ اس لئے سورۃ مذکورہ کو بھی فتح مکہ سے مناسبت خاص ہے۔ اور تمام سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔

دسویں عالمی بک فیئر دہلی میں جماعتِ احمدیہ کا بک سٹال

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن نئی دہلی رقمطراز ہیں کہ:-

امسال دہلی کے مشہور و معروف مقام پرگتی میدان میں یکم فروری تا نو فروری نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا کی طرف سے عالمی بک فیئر کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک کے ۶۳ اندرون ملک ہندوستان کے ۷۹۵ کل ۸۵۸ پبلیشرس۔ بک سیلرس اور ڈسٹری بیوٹرس نے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو بھی پہلی مرتبہ اس بک فیئر میں اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ چنانچہ قبل از وقت انتظامیہ سے مل کر ایک لارج اسٹینڈ کرائے پر حاصل کیا گیا جو کہ ہال نمبر I R کے شمالی گیٹ کے بالکل سامنے واقعہ تھا۔ ہمارے اسٹال کا نمبر ۳۱ تھا۔

جماعت احمدیہ دہلی نے اپنے اسٹینڈ پر اکتیس ۳۱ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ منتخب آیات۔ احادیث اور تحریرات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم کے نمونے۔ تفسیر کبیر انگریزی کا سیٹ۔ اسی طرح متفرق لٹریچر لنڈن اور قادیان کی مطبوعات پر مشتمل DISPLAY کیا۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ کتب "اے مین آف گاڈ" اور "مرڈر ان دی نیم آف اللہ" جنہیں نمایاں طور پر DISPLAY کیا گیا تھا زائرین کی کشش کا موجب بنی رہیں۔

اس عالمی بک فیئر کے تعلق سے نیشنل بک فیئر آف انڈیا نے ایک ڈائریکٹری شائع کی جس میں تمام حصہ لینے والوں کے کوائف مع اشتہارات شائع کئے۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے بھی ایک پورے صفحہ پر مشتمل اشتہار طبع کروایا گیا جو اچھی تشہیر کا باعث بنا۔

مورخہ ۸ فروری کو اخبار دینک جاگرن کے رپورٹر نے ہمارے اسٹال پر بھی آکر ... معلومات حاصل کیں۔ چنانچہ ... [illegible]

لوگوں کی دلچسپی کا اظہار ان سے کیا اور بعض خصوصی کتب کا اُن سے تعارف کروایا۔ چنانچہ یہ خبر اخبار کی مورخہ ۸ فروری کی اشاعت میں شائع ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر لٹریچر کے علاوہ قرآن کریم ہندی، گورمکھی اور انگریزی تراجم کے نسخے اسی طرح تفسیر کبیر انگریزی کا پانچ جلدوں پر مشتمل سیٹ فروخت ہوئے۔

فولڈرز جو مفت تقسیم کئے گئے۔ ان میں وٹ از احمدیت۔ اسلام اِٹس میسیج۔ جیزز ان کشمیر۔ ماٹی غیتھ۔ اور سٹینڈ۔ دی میسیج آف پیس اینڈ اے ورڈ آف وارننگ۔ انتظار کب تک۔ پرگنہ بٹالہ کا گرو وغیرہ ان کی تعداد کئی ہزار ہے۔

ہمارا اسٹال نو روز تک صبح گیارہ بجے سے رات آٹھ بجے تک کھلے رہتے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ مکرم سید شکیل احمد صاحب کی قیادت میں دہلی کے متعدد خدام نے اور خاص طور پر مکرم محمد انور صاحب، مکرم سرفراز احمد صاحب۔ مکرم انور رضا خان صاحب۔ مکرم فاروق احمد صاحب۔ مکرم شوکت اللہ نعمان صاحب۔ اور مکرم برکت اللہ خان صاحب نے اسی طرح قادیان سے مکرم عبدالعزیز صاحب اختر۔ مکرم انور دین صاحب۔ اور نظارت نشر و اشاعت کے کارکن مکرم مسعود احمد صاحب خادم و مکرم فاروق احمد صاحب پشاوری نے اسٹال کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون دیا۔ محترم ناظر صاحب نشر و اشاعت نے بروقت بذریعہ ٹرک قادیان سے لٹریچر بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ تعاون دینے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

بفضلہ تعالیٰ اس اسٹال کے نتیجہ میں جماعت کی خوب تشہیر و تبلیغ ہوئی متعدد شخصیتیں، بک سیلر اور پبلیشرز جماعت سے متعارف ہوئے جن میں قابل ذکر ہیں۔

MR. I.V. MITROKHIN Ph.D
Senior Research Fellow
... Indian
Studies ...
Oriental Studies
Academy of Sciences
of The USSR.

موصوف دو مرتبہ ہمارے اسٹال پر تشریف لائے۔ لٹریچر حاصل کیا۔ موصوف رشین انفارمیشن سنٹر میں قیام فرما تھے۔ موصوف سے وقت حاصل کر کے محترم سید تنویر احمد صاحب ناظر اشاعت کی قیادت میں خاکسار عنایت اللہ اور سید شکیل احمد صاحب اُن کی قیام گاہ پر جا کر ملے۔ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ موصوف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے بغور اس کا مطالعہ کیا ہے اور جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ موصوف نے رشیا میں جماعت کی تبلیغ اور اوّلین دور میں گئے مبلغین پر ہوئے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال بمبئی کونسلیٹ میں جماعت کا وفد جا کر ملا تھا۔ تا رشیا میں جماعت کا پبلیشرس کے ساتھ رابطہ ہو سکے۔ نیز یہ کہ احباب جماعت کا رشیا میں جا کر تبلیغ کا اہتمام ہو سکے۔ فرمایا کہ بمبئی کونسلیٹ نے اس تعلق میں اُن سے رابطہ کیا ہے۔ (معلوم ہوا کہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مولانا برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی نے وفد کی صورت میں بمبئی کونسلیٹ میں جا کر ملاقات کی تھی۔)

مسٹر Mitrokhin .I.V نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جماعت پر ڈوکومنٹری فلم تیار کر کے رشیا کے T.V پر نشر کروا سکتے ہیں۔ اس تعلق میں اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماسکو سے دہلی تک آمد و رفت ایئر ٹکٹ وہ برداشت کریں گے اور ہندوستان میں قیام کے اخراجات نقل و حرکت قیام طعام وغیرہ جماعت کو برداشت کرنے ہوں گے۔

فلم کے بارے بتایا کہ جب جماعت اسے APPROVE کرے گی تب اُسے نشر کیا جائے گا۔ اور اگر جماعت اس کی کاپی حاصل کرنا چاہے گی تو اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ اس فلم کو انگریزی زبان میں بھی وہ تیار کر کے دے سکتے ہیں۔

موصوف نے یہ بھی بتایا کہ اُن کی نگرانی میں ایک رشین طالب علم احمدیت پر Ph.D کر رہے ہیں۔ بتایا کہ ایک طالب علم صحیح معنوں میں اپنی ریسرچ کو تبھی مکمل کر سکتا ہے جب وہ قادیان جیسی جگہ میں جا کر تحقیق کرے اس لئے وہ جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ مذکور طالب علم کی اس رنگ میں جماعت مدد کرے کہ اُسے کچھ عرصہ کیلئے قادیان بلائے تا وہ وہاں رہ کر اپنی ریسرچ کو صحیح معنوں میں مکمل کر سکے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خصوصی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ اکثر مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری موصول نہیں ہو رہی ہے۔ یہ امر یقیناً باعث فکر ہے۔ لہٰذا گزارش ہے کہ جن مجالس نے تاحال رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد اس طرف توجہ فرماویں۔ شعبہ اطفال کو بھی بیدار کریں۔ تنظیم اطفال الاحمدیہ اکثر مجالس میں قائم ہے لیکن رپورٹ صرف چند مجالس ہی بھجواتی ہیں۔ مکرر گزارش ہے کہ خدام کی رپورٹ کارگزاری کے ساتھ ساتھ اطفال کی رپورٹ بھجوانے میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

منظوری قائدین مجالس

رشی نگر : مکرم محمد رفیق صاحب بٹ
ٹیلی چری : " پی۔ اے بشیر صاحب
ننکرن کوئیل : " ڈاکٹر رحمت اللہ "
چندرا پور : " منیر احمد "
جمشید پور : " سید مبشر الحق "

نلوٹی : مکرم ہمایوں کبیر صاحب
منارگھاٹ : " الیس ناصر احمد "
کینڈرا پاڑہ : " شیخ فیروز الرحمٰن "
شموگہ : " سید بشیر الدین محمود احمد صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

پرنٹر و پبلشر منیر احمد حافظ آبادی ... مطبع ... [illegible]

پروگرام درسِ قرآنِ مجید و درسِ حدیث دورانِ رمضان المبارک سنہ ۱۹۹۲ء

مرکزی مساجد قادیان

نمبر شمار	اسماء مدرسین کرام	ایام	تاریخ رمضان	از سورۃ تا سورۃ
۱	مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	۴	یکم تا ۴	از سورۃ الفاتحہ تا النساء
۲	″ ″ محمد کریم الدین صاحب شاہد	۴	۵ تا ۸	از المائدہ تا الانفال
۳	″ ″ مظفر احمد خان صاحب ناصر	۲	۹ تا ۱۰	از التوبہ تا ھود
۴	″ ″ محمد نسیم خان صاحب	۳	۱۱ تا ۱۳	از یوسف تا الکھف
۵	″ ″ منیر احمد صاحب خادم	۳	۱۴ تا ۱۶	از مریم تا الفرقان
۶	″ ″ محمد یوسف صاحب انور	۲	۱۷ تا ۱۸	از الشعراء تا العنکبوت
۷	″ ″ جاوید اقبال صاحب اختر	۲	۱۹ تا ۲۰	از الروم تا یٰسین
۸	″ ″ قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۳	۲۱ تا ۲۳	از الصّٰفّٰت تا الاحقاف
۹	″ ″ طاہر احمد صاحب چیمہ	۲	۲۴ تا ۲۵	از محمد تا المجادلہ
۱۰	″ ″ حکیم محمد دین صاحب	۴	۲۶ تا ۲۹	از الحشر تا النّاس

درسِ حدیث مسجد مبارک بعد نمازِ فجر

۱	مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد	یکم تا ۱۰ر رمضان
۲	″ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۱۱ر تا ۱۹ر ″
۳	″ مولوی منیر احمد صاحب خادم	متبادل ″ ″ ″
۴	″ ″ حکیم محمد دین صاحب	۲۰ر تا آخر رمضان

درسِ حدیث مسجد اقصیٰ بعد نمازِ فجر

۱	مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	یکم تا ۷ر رمضان
۲	″ ″ مظفر احمد خان صاحب ناصر	۸ر تا ۱۴ر ″
۳	″ ″ قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۱۵ر تا ۲۱ر ″
۴	″ ″ محمد نسیم خان صاحب	۲۲ر تا آخر ″

درسِ حدیث مسجد ناصر آباد بعد نمازِ فجر

۱	مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	یکم تا ۷ر رمضان
۲	″ ″ طاہر احمد صاحب چیمہ	متبادل ″ ″ ″
۳	″ ″ منصور احمد صاحب	۸ر تا ۱۴ر ″
۴	″ ″ شیخ محمود احمد صاحب	۱۵ر تا ۲۱ر ″
۵	″ ″ خورشید احمد صاحب انور	۲۲ر تا آخر ″

رمضان المبارک اور چندہ تحریکِ جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۹ر رمضان المبارک کو قرآنِ کریم کا درس ختم ہونے پر اُن جملہ مجاہدینِ تحریکِ جدید کے اسماء کی فہرست بغرض اجتماعی دُعا طلب فرماتے ہیں جنہوں نے اپنا چندہ تحریکِ جدید سو فیصد ادا کر دیا ہوتا ہے۔ لہٰذا جملہ مجاہدینِ تحریکِ جدید ۲۹ر رمضان المبارک سے قبل نمایاں اضافہ سے چندہ تحریکِ جدید ادا کر کے حضور انور کی دُعاؤں سے وافر حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجاہدینِ تحریکِ جدید کی قربانیاں قبول فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

بقیہ اخبارِ احمدیہ کا ظاہر ہونا ہے۔ کمزوری کے فوری علاج کے طور پر آج کیمیاوی علاج شروع ہونے پر خون دیا جائے گا۔ اور یرقان سے متعلق توقع ہے کہ جب دوائیں اثر شروع کریں گی تو یرقان دُور ہونا شروع ہو جائے گا۔ لیکن دواؤں کا اثر انداز ہونا دُعاؤں پر موقوف ہے۔ لہٰذا احباب، حسبِ سابق عاجزانہ دُعائیں جاری رکھیں۔" (ادارہ)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کسی پہلو سے اُن کے اِس نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کریں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

چندہ انصار اللہ کی نئی شرح

چندہ انصار اللہ کی تین مدات تھیں — ۱۔ چندہ ممبری۔ ۲۔ چندہ سالانہ اجتماع۔ ۳۔ چندہ اشاعت۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کی اس تجویز کی منظوری مرحمت فرمادی ہے کہ چندہ اجتماع اور چندہ اشاعت کی مدات کو ختم کر کے صرف چندہ ممبری کو قائم رکھ کر تمام انصار کو باشرح بنانے کی کوشش کی جائے۔

لہٰذا اراکین مجالس انصار اللہ بھارت مطلع رہیں کہ آئندہ انصار اللہ کا صرف ایک چندہ یعنی چندہ ممبری حسبِ سابق ماہانہ آمد پر ایک فیصد کی شرح کے مطابق ادا کرنا ہوگا۔ چندہ اجتماع اور چندہ اشاعت ختم کر دیا گیا ہے۔ تمام انصار سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی آمد کے مطابق باشرح چندہ ممبری ادا فرمائیں گے تاکہ اس چندے سے اجتماع اور اشاعت کے دیگر تمام کام احسن طور پر انجام پا سکیں۔

(۲) قبل ازیں مجالس کو چندہ ممبری کا 25 فیصد مقامی اخراجات کے لئے دیا جاتا تھا۔ اب اس شرح کو کم کر کے 15 فیصد کیا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ سے مجالس وصول شدہ چندے کا پندرہ فیصد مقامی اخراجات کے لئے رکھ کر بقیہ 85 فیصد قادیان میں بھجوانے کی پابند ہوں گی۔ یہ قواعد یکم جنوری سنہ ۱۹۹۲ء سے لاگو کر دیئے گئے ہیں۔

انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت برائے سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۵ء

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے اُمراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ عنقریب ہو رہے جماعتی انتخابات کے ساتھ ہی مجالس انصار اللہ کے نئے زعماء کے انتخاب بھی کروا لئے جائیں تاکہ ذیلی تنظیموں کے انتخابات بھی جماعتی انتخابات کے ساتھ تکمیل پا کر آئندہ کے لئے بھی یکسانیت قائم ہو جائے۔ اُمراء و صدر صاحبان اس اعلان کے مطابق کارروائی فرما کر دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کو رپورٹ ارسال فرمائیں۔

نوٹ :— جنوری سنہ ۱۹۹۲ء سے اب تک اگر کسی مجلس میں زعیم کا نیا انتخاب عمل میں آچکا ہے تو اس کو چھوڑ کر بقیہ تمام مجالس میں نیا انتخاب ضروری ہے۔

خاکسار: حکیم محمد دین

صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

اخبار "بدر" کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر :- R.N. 61/57

(۱)- مقامِ اشاعت ——— قادیان
(۲)- وقفۂ اشاعت ——— ہفت روزہ
(۳)-(۴)- پرنٹر و پبلشر ——— منیر احمد حافظ آبادی
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ - قادیان - پنجاب
(۵)- ایڈیٹر کا نام ——— عبدالحق فضلی
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ - قادیان - پنجاب (بھارت)

مَیں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی - ایم - اے
پرنٹر و پبلشر - قادیان
پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر

منظوری قائدینِ مجالس

کلکتہ	:	مکرم ایاز احمد بھٹی صاحب
بانسرہ	:	" شیخ اکرم صاحب
پتھہ پیریم	:	" سی۔ محمد انور صاحب
کالیکٹ	:	" اے۔ ایم سلیم صاحب
کنانور	:	" کے۔ عبدالعزیز صاحب
کرولائی	:	" دی۔ وی۔ سلیمان صاحب
چیلاکرہ	:	" ٹی۔ بدر الدین صاحب
ماتھرا	:	" آئی۔ آر۔ انصار صاحب
پینگاڈی	:	" بی۔ اختر علی صاحب۔
کاداشیری	:	" ایچ سلیمان صاحب
کوڈیاتھور	:	" ای۔ عبدالرحمٰن صاحب۔
پلی یورم	:	" دی۔ پی۔ عبدالقادر صاحب
الآنلور	:	" سی جی۔ وسیم احمد صاحب
سرلونیا گاؤں	:	" شاہد احمد صاحب
سورب	:	" شریف احمد صاحب
ہوگلہ	:	مکرم احمد حسین صاحب
کوتلون	:	" ایم۔ ہدایت اللہ صاحب
کروناگاپلی	:	" اے۔ کبیر صاحب
موٹو پوڑہ	:	" مشہود احمد صاحب۔
آنڑا پورم	:	" کے۔ ایم۔ عمر صاحب
کالکولم	:	" ٹی۔ کے۔ امیر علی صاحب
وانیم بلم	:	" سی۔ کے۔ محمد علی صاحب
پالگھاٹ	:	" یو۔ کبیر صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ارشادِ نبوی
زِنْ وَارْجِحْ
(تول اور جھکتا تول)
:-(منجانب):-
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ - حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی - فون:- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MANDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AN SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELDI

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF:-6378622 RESI:-6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں:-
نعیم احمد ڈار
احمد پراپرٹی ڈیلر } احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

NIR
"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
Starline
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206